

غَايَةُ الْإِجَابَةِ

فِي

مَنَاقِبِ الْقَرَابَةِ

﴿اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾



شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنْهَاجُ الْقُرْآنِ پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 5169111-35168514

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : غایۃ الإجابة فی مناقب القراۃ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تخریج : فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاسادی

زیرِ اہتمام : فریڈملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اول : اپریل 2006ء

تعداد : 2,200

قیمت عام پیپر : 150/- روپے



نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات ویلکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریک منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
نَبِيُّنَا الْأَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبْرَفِي قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَم

﴿صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ قَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَام ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں کے مناقب ﴾	۲۱
۲	مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب ﴾	۶۹
۳	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب ؑ کے مناقب ﴾	۱۱۳
۴	مَنَاقِبُ الْحَسَنِ الْكَرِيمِ عَلَيْهِمَا السَّلَام ﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب ﴾	۱۷۷
۵	مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ ﴿ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾	۲۲۱

الرقم	الأبواب	الصفحة
٦	مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عليه السلام	٢٧٧
	﴿ امام محمد مهدي عليه السلام کے مناقب ﴾	
✽	مصادر التخریج	٣١١

فہرست

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	البَابُ الْأَوَّلُ:	
۲۱	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں کے مناقب﴾	
۲۳	فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾	۱
۲۹	فَصْلٌ فِي حَتِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ ﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو محبتِ اہل بیت پر ابھارنے کا بیان﴾	۲
۴۰	فَصْلٌ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبَعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾	۳

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤	فَصْلٌ فِي بَشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اہل بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾	٤٥
٥	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿اہل بیت اطہار کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعث امان اور نجات ہونے کا بیان﴾	٤٧
٦	فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَ عَدَاوَتِهِمْ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اہل بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾	٥٢
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں کے جامع مناقب کا بیان﴾	٥٨

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	البَابُ الثَّانِي:	
٦٩	مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا	
	﴿ سَيِّدَةُ كَانَتِ فَاطِمَةُ زَهْرَاءُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا كَے مَنَاقِبِ ﴾	
٧١	فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا مِنْ أَهْلِ	١
	الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ	
	﴿ سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا كَے گھرانے کا اہل بیت اور اہل	
	كِسَاءِ ہونے کا بیان ﴾	
٧٥	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا بِضَعَةٍ مِنْ	٢
	رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	
	﴿ سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا كَے لَحْتِ جَبْرِ مَصْطَفَى ﷺ	
	ہونے کا بیان ﴾	
٨٠	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ	٣
	﴿ حَضُورِ نَبِيِّ اَكْرَمِ ﷺ كِي بَارگاہ میں سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا	
	كے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	
٨٧	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا سَيِّدَةَ نَسَاءِ	٤
	الْعَالَمِينَ	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿سيدة فاطمة سلام الله عليها﴾ سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان ﴿	
۵	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا	۹۲
	﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ امور کا بیان﴾	
۶	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ	۹۶
	﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا	۱۰۱
	﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان﴾	
	الْبَابُ الثَّالِثُ:	
۱۱۳	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ	
	﴿حضرت علی بن ابی طالب ؑ کے مناقب﴾	
۱۱۵	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ؑ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى	
	﴿حضرت علی ؑ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۲	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۱۱۹
۳	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿ حضرت علی ﷺ کا اہل بیت میں سے ہونے کا بیان ﴾	۱۳۳
۴	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ﴿ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے ﴾	۱۳۹
۵	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿ حب علی ﷺ حب مصطفیٰ ﷺ ہے اور بغض علی ﷺ بغض مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان ﴾	۱۵۴
۶	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ ﴿ حضرت علی ﷺ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۱۶۰

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ	١٦٣
٤	﴿ حضرت علی ؑ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾ الْبَابُ الرَّابِعُ:	
	مَنَاقِبُ الْحُسَيْنِ الْكَرِيمَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَام	١٧٧
	﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب ﴾	
١	فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَ أَذَانِهِ فِي أَذْنِهِمَا وَ عَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام	١٧٩
	﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان ﴾	
٢	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ خَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا	١٨٣
	﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان ﴾	

۱۹۲	فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حسین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسین کریمین علیہما السلام سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾	۳
۱۹۵	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حسین کریمین علیہما السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	۴
۲۰۵	فَصْلٌ فِيْمَنْ أَحَبَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ ﴿اللہ تعالیٰ کا حسینین کریمین علیہما السلام سے محبت کرنے والوں کو جنت اور آپ سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾	۵
۲۰۸	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ ﴿حسین کریمین علیہما السلام کے جنت میں مقام و مرتبہ کا بیان﴾	۶

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ﴿حسین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾ الْبَابُ الْخَامِسُ: مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ ﴿امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	٢١٢
١	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٢٣
٢	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٣٧
٣	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٥٦

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٥٩
٥	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٦٢
٦	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٦٥
٧	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٦٧
٨	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾	٢٧١

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٩	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جَوَيْرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾	٢٧٢
١٠	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُبَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾	٢٧٤
	البَابُ السَّادِسُ:	
	مَنَاقِبُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ امام محمد مہدی علیہ السلام کے مناقب ﴾	٢٧٧
١	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہل بیت اطہار میں سے ہونے کا بیان ﴾	٢٧٩
٢	فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان ﴾	٢٨٢

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣	فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السلام صَلَاتُهُ وَرَأَاهُ ﷺ ﴿ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان ﴾	٢٨٩
٤	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا ﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان ﴾	٢٩٢
٥	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَكُونُ خَلِيفَةَ اللَّهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ ﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴾	٢٩٦
٦	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تُنْعَمُ فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ	٣٠٢

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمتِ محمدی کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾	
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ	۳۰۶
	﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	
✽	مصادر التخریج	۳۱۱

البَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ قَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں

﴿کے مناقب﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت

کا بیان﴾

۱/۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلَا إِنَّ عَيْتِي الَّتِي آوَى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرَشِي الْأَنْصَارُ. فَاغْفُؤْا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں سے (اچھائی کو) قبول کرو۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲/۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل الأنصار وقریش، ۷۱۴/۵، الرقم: ۳۹۰۴، و ابن أبي شيبه في المصنف، ۳۹۹/۶، الرقم: ۳۲۳۵۷، و الشيباني في الأحاد و المثاني، ۳۳۲/۳، الرقم: ۱۷۱۶، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۵۲۔

الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۱/۵، الرقم: ۲۱۶۱۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۲۔

خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابِ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳/۳. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةَ أَوْ سَبْعَةَ، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدَوَةً أَوْ رُوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَ إِنِّي أَوْصِيكُمْ بِعِثْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضَ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا الحدیث۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤ / ٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنْ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِزَّتِي. ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے بڑھ کر ان کو عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥ / ٥. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ٤: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١١٨/٣، الرقم: ٤٥٧٧.

الحديث رقم ٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤٧/٣، الرقم:

٢٦٤١، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١٦٨/٩.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: كِتَابُ اللَّهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللَّهِ وَ طَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا، وَالْآخِرُ عِزَّتِي وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَانِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذَلِكَ لَهُمَا، فَلَا تَقْدَمُوهُمَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تَعْلَمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلَيَّْ وَلِيُّهُ اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور

دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خیر رب نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ، أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِعِزَّتِي خَيْرًا، وَأَنْ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُقِيمَنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتِنَ الزَّكَاةَ، أَوْ لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي. أَوْ كُنْفِسي يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: بِهِذَا. رَوَاهُ الْبَزَارُ.

”حضرت مصعب بن عبد الرحمن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا اس کے بعد آپ ﷺ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کئے رکھا پھر آپ ﷺ خطاب کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض کوثر ہوگا اور

نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس آدمی سے میری مراد یہ ہے۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢- فصل في حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا لوگوں کو اہل بیت کی محبت پر

اُبھارنے کا بیان﴾

٨/٨- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا

يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ ﷻ. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور

مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت

کرو۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

حدیث حسن ہے۔

٩/٩- عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

أهل البيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٨٩، والحاكم فی المستدرک

٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والبيهقي فی شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم: ٤٠٨.

الحديث رقم ٩: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل العباس

بن عبد المطلب ﷺ، ١/٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم فی المستدرک،

٤/٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٨/٣٨٢،

الرقم: ٤٧٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/١١٣، الرقم: ٦٣٥٠،

والسيوطی فی شرح سنن ابن ماجه، ١/١٣، الرقم: ١٤٠.

قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمُ اللَّهُ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عباس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔“ اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقَوْهُمْ بِبَشَرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهِ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ اللَّهُ وَلِرَسُولِهِ وَلِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّازُ.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۷/۱، الرقم: ۱۷۷۲، ۱۷۷۷، ۱۷۶۵۶، ۱۷۶۵۷، ۱۷۶۵۸، والحاكم في المستدرک، ۳/۳۷۶، الرقم: ۵۴۳۳، ۲۹۶۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۱، الرقم: ۸۱۷۶، والبزار في المسند، ۶/۱۳۱، الرقم: ۲۱۷۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۸۸، الرقم: ۱۵۰۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۳۶۱، الرقم: ۷۰۳۷.

و في رواية: قَالَ: وَاللّٰهُ، لَا يَدْخُلُ قَلْبُ امْرِئٍ اِيْمَانًا حَتّٰى يُحِبَّكُمْ اللّٰهُ وَلِقَرَابَتِي.

”حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آگئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔“

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔“

۱۱/۱۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُونَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلَىٰ وَاللّٰهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُولَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَتِيهَا النَّاسُ، فَرَطَ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَإِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا فُلَانٌ بَنُ فُلَانٍ وَقَالَ: يَتَحَقَّقُ أَنَا فُلَانٌ بَنُ

الحديث رقم ۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸/۳، الرقم: ۱۱۱۵۴، والحاكم في المستدرک، ۸۴/۴، الرقم: ۶۹۵۸، و أبو يعلى في المسند، ۴۳۳/۲، الرقم: ۱۲۳۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۶۴/۱۰.

فَلَانٍ وَ قَالَ لَهُمْ: أَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَّفْتُهُ وَ لَكِنَّكُمْ أَحَدْتُمْ بَعْدِي وَ
أَرْتَدَدْتُمْ الْقَهْقَرِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ان لوگوں کا کیا ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبى تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیوں نہیں! اللہ کی قسم بے شک میرا نسبى تعلق دنیا و آخرت میں آپس میں باہم ملا ہوا ہے اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا پس جب تم آ گئے تو ایک آدمی کہے گا یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا فلاں بن فلاں کہنا پایہ ثبوت کو پہنچے گا اور رہا نسب تو تحقیق اس کی پہچان میں نے تمہیں کرا دی ہے لیکن تم میرے بعد تم احداث کرو گے اور اٹنے پاؤں پھر جاؤ گے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لئے بہترین ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابویعلیٰ نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۵۲، الرقم: ۵۳۵۹،
وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۳۳۰، الرقم: ۵۹۲۴، وابن أبي عاصم في
السنة، ۲/۶۱۶، الرقم: ۱۴۱۴، و الدیلمی في مسند الفردوس،
۲/۱۷۰، الرقم: ۲۸۵۱، و الخطیب في تاریخ بغداد، ۷/۲۷۶، الرقم:
۳۷۶۵، و المناوی في فیض القدير، ۳/۴۹۷، و الهیثمی في مجمع
الزوائد، ۹/۱۷۴.

۱۳/۱۳. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي حَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِزَّتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِزَّتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہل بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔“ اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الزُّمُومَا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ ﷻ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۷/۷۵، الرقم: ۶۴۱۶، و في المعجم الأوسط، ۶/۵۹، الرقم: ۵۷۹۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۸۹، الرقم: ۱۵۰۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۱۵۴، الرقم: ۷۷۹۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۸۸. الحديث رقم ۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۳۶۰، الرقم: ۲۲۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۷۲.

فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ وہ ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۵/۱۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ يُقَالُ لَهَا: بَرِيرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ، غَطِي شُعِيفَاتِكَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ: فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ: فَخَرَجَ يَجُرُّ رِذَاءَهُ مُحْمَرَةً وَجَنَّتَاهُ، وَكُنَّا مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ نَعْرِفُ غَضَبَهُ بِجَرِّ رِذَائِهِ وَحُمَرَةٍ وَجَنَّتِيهِ. فَأَخَذْنَا السِّلَاحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَأَبَائِنَا وَأَوْلَادِنَا، لَأَمْضَيْنَا قَوْلَكَ فِيهِمْ، فَصَعِدَ ﷺ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ﷻ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَحِمِي لَا تَنْفَعُ. لَيْسَ كَمَا زَعَمُوا، إِنِّي لَا أَشْفَعُ وَأُشْفَعُ، حَتَّى أَنْ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ

لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتَّىٰ إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمَعًا فِي الشَّفَاعَةِ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آل رسول ﷺ کی ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجالاتی اسے ”بریرہ“ کہا جاتا تھا پس اسے ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں پس اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقع کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹے ہوئے باہر تشریف لائے در آنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور ﷺ کے غصے کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، آباء اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قبر پھٹے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب و تعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہوگی یہاں تک کہ ابلیس

بھی اپنی گردن کو بلند کرے گا شفاعت میں طمع کی خاطر (یا کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۶/۱۶۔ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الزُّمُّوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ ﷻ وَهُوَ يَوَدُّنَا، دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ حَقِّنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے (وصال کے بعد) ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے وسیلہ سے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے کسی بھی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت حاصل کئے بغیر فائدہ نہیں دے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۷۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ ؓ: أَنْتَ وَشِيعَتُكَ تَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوءَاءَ مُرَوِّئِينَ، مُبَيَّضَةً وَجُوهُكُمْ. وَإِنَّ عَذُوكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ ظُمَاءً مُقْبَحِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو رافع ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے علی! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۶۰/۲، الرقم: ۲۲۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۲/۹.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۱۹/۱، الرقم: ۹۴۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۱/۹.

پاس حوض کوثر پر چہرے کی شادابی اور سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا سَمِيتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللَّهَ ﷻ فَطَمَهَا وَفَطَمَ مُحِبُّهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْمًا، خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَ مَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳۴۶/۱، الرقم: ۱۳۸۵، و الخطيب في تاريخ بغداد، ۳۳۱/۱۲، و المناوي في فيض القدير، ۴۳۲/۳۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱۴۲/۲، الرقم:

سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا. خَمْسٌ مِّنْ أُوتِيَهُنَّ لَمْ يُقَدَّرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ زَوْجَةً صَالِحَةً وَ بَنُونَ أَبْرَارٌ وَ حَسَنٌ مُّخَالِطَةُ النَّاسِ وَ مَعِيشَةٌ فِي بَلَدِهِ وَ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت زید بن ارقم سے مرفوعاً روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہو سکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ الْمُحِبُّونَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَفَقَهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں (داخل ہونے والے) ہیں۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱۹۶/۲، الرقم: ۲۹۷۴.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۵۲/۱، الرقم: ۱۳۵.

۲۲/۲۲۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمُكْرِمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَالسَّاعِي لَهُمْ
فِي أُمُورِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطَرُّوا إِلَيْهِ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ.
رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

”حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں:) میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے تگ و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان کی محبت کرنے والا۔“ اس حدیث کو امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ فَصْلٌ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبَعًا

لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اہل

بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

۲۳/۲۳۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُولُوا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ پر

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفان النسلان في المشي، ۱۲۳۲/۳، الرقم: ۳۱۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ۳۰۶/۱، الرقم: ۴۰۷، و مالك في الموطأ، ۱/۱۶۵، الرقم: ۳۹۵، و النسائي في السنن الكبرى، ۱/۳۸۴، الرقم: ۱۲۱۷، و أبو عوانة في المسند، ۱/۵۴۶، الرقم: ۴۰۳۹، و البيهقي في السنن الكبرى، ۲/۱۵۰، الرقم: ۲۶۸۵.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الدارقطني في السنن، ٣٥٥/١، الرقم: ٧٠٦،
والبيهقي في السنن الكبرى، ٥٣٠/٢، الرقم: ٣٩٦٩، وابن الجوزي
في التحقيق في أحاديث الخلاف، ٤٠٢/١، الرقم: ٥٤٤، والشوكاني
في نيل الأوطار، ٣٢٢/٢.

اللَّهُ ﷻ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. وَقَالَ أَبُو مُسْعُودٍ ؓ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أَصَلِّي فِيهَا عَلَيَّ مُحَمَّدٍ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود انصاری ؓ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔“ اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِينِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ؓ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأَهْدِيهَا إِلَيَّ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ ﷺ: قُولُوا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. وَاللَّهُمَّ، بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣/١٦٠، الرقم: ٤٧١٠، وأشار الحاكم إلى أن البخاری خرّجه بلفظه، ولكنّ علّة ذكره كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت والآل جميعاً هم. ولا بن المفضل جزء في طريق حديث ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٩، الرقم: ٢٣٦٨.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن عجرہ ؓ مجھے ملے اور کہا کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مجھے ہدیہ کرو تو انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ سو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو (بصورت رحمت) درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم ؑ اور آپ ﷺ کی آل پر بے شک تو حمید مجید ہے اور اے اللہ تو برکت عطا کر محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم ؑ اور آپ ﷺ کی آل کو بے شک تو حمید مجید ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۷. عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيدُ عَلِيًّا فَقِيلَ لِي هُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ فَأَجَدَهُمْ فِي حَظِيرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ؑ قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنَّكَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَ عَلِيَّهِمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت وائلہ بن اسقع ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی ؓ کی تلاش میں باہر نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ہیں پس میں نے (وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن اور

حسین ؑ ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضوان کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤۔ فِصْلٌ فِی بَشَارَةِ النَّبِیِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ

وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اہل بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾

۲۸/۲۸۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ ؑ: إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَذَرَارِينَا خَلْفَ ظَهْرِنَا، وَأَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِينَا، وَشِيعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَ عَنْ شِمَائِلِنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؑ سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہوگی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مددگار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۲۹۔ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

الحدیث رقم ۲۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۱۹/۱، الرقم:

۹۵۰، ۴۱/۳، الرقم: ۲۶۲۴، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۳۱/۹۔

الحدیث رقم ۲۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۲۰/۲، الرقم:

۱۴۴۶، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۴۳۹/۱، الرقم: ۳۱۵،

والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۷۳/۹۔

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ غَدًا إِذَا لَقَيْنِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابان بن عثمان ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اولاد عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

۳۰ / ۳۰. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَلِذَرِّيَّتِكَ وَلِوَلَدِكَ وَلِأَهْلِكَ، وَلِشِيعَتِكَ وَلِمُحِبِّي شِيعَتِكَ. فَأَبْشِرْ. رَوَاهُ الدِّيلَمِيُّ.

”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والے کو بخش دیا ہے پس تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ فَصُلِّ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿ اہل بیت اطہار کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعثِ

امان اور نجات ہونے کا بیان ﴾

۳۱/۳۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

۳۲/۳۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بیت النبی ﷺ، ۶۶۲/۵، الرقم: ۳۷۸۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸۹/۵، الرقم: ۴۷۵۷، و فی المعجم الكبير، ۶۶/۳، الرقم: ۲۶۸۰، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ۱۱۴/۴۔

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بیت النبی ﷺ، ۶۶۲/۵، الرقم: ۳۷۸۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸۹/۵، الرقم: ۴۷۵۷، و فی المعجم الكبير، ۶۶/۳، الرقم: ۲۶۸۰، والحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ۲۵۸/۱، و القزوينی فی التدوين فی أخبار قزوين، ۲۶۶/۲۔

حَجَّتْهُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا، كِتَابَ اللَّهِ وَعَتَرْتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اونٹنی قصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۳۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغُرُقِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے والے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۴/۳۴. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي

أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَلِيَّ بِالْبَلَاغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے بارے وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۵/۳۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.
وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا
سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَارُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۴/۱۲، الرقم:
۲۳۸۸، ۲۶۳۸، ۲۶۳۸، ۲۶۳۶، وفي المعجم الأوسط، ۱۰/۴، الرقم:
۳۴۷۸، ۳۵۵/۵، الرقم: ۵۵۳۶، ۸۵/۶، الرقم: ۵۸۷۰، في المعجم
الصغير، ۲۴۰/۱، الرقم: ۳۹۱، ۸۴/۲، الرقم: ۸۲۵، والحاكم في
المستدرک، ۱۶۳/۳، الرقم: ۴۷۲۰، والبزار في المسند، ۳۴۳/۹،
الرقم: ۳۹۰۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۳۸/۱، الرقم: ۹۱۶،
والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۶۸/۹.

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔“ اسے طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۳۶. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ: مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَالِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہل بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتل کرنے والا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۷/۳۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ حُرْمَاتٍ ثَلَاثًا مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دِينِهِ وَ دُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۵/۳، الرقم: ۲۶۳۷، و القضاعى في مسند الشهاب، ۲۷۳/۲، الحديث ۱۳۴۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۸/۹.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷۲/۱، الرقم: ۲۰۳، وفي المعجم الكبير، ۱۲۶/۳، الرقم: ۲۸۸۱، ۸۸/۱، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲۹۴/۵.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمت ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمت ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ. فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے چلے گئے تو اہل آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت چلے گئے تو اہل زمین بھی چلے گئے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ

وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اہل بیت سے بغض و

عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾

٣٩ / ٣٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنَتْهُمْ، لَعَنَهُمُ اللَّهُ، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالمُسْلِطُ بِالْجَبْرُوتِ لِيُعْزَّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللَّهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالمُسْتَحِلُّ لِحُرْمِ اللَّهِ، وَالمُسْتَحِلُّ مِنْ عِترتي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے: جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے اے عزت دے سکے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ نے عزت

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر، باب: منه،

(١٧)، ٤٥٧ / ٤، الرقم: ٢١٥٤، و ابن حبان في الصحيح، ٦٠ / ١٣،

الرقم: ٥٧٤٩، و الحاكم في المستدرک، ٥٧٢ / ٢، الرقم: ٣٩٤١، و

الطبراني في المعجم الكبير، ٤٣ / ١٧، الرقم: ٨٩، و البيهقي في شعب

الإيمان، ٤٤٣ / ٣، الرقم: ٤٠١٠.

دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہل بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٠ / ٤٠. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لَا يَبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤١ / ٤١. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ ثَلَاثًا أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ وَ أَنْ يَهْدِيَ صَالَكُمْ، وَ أَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودَاءَ نَجْدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، فَصَلَّى وَ صَامَ ثُمَّ لَقِيَ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٤٣٥/١٥، الرقم: ٦٩٧٨، والحاكم في المستدرک، ١٦٢/٣، الرقم: ٤٧١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢٣/٢، والهيثمی في موارد الظمان، ٥٥٥/١، الرقم: ٢٢٤٦.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٦١/٣، الرقم: ٤٧١٢، والطبرانی في المعجم الكبير، ١١٦/١١، الرقم: ١١٤١٢، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١٧١/٩.

اللَّهُ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے در آنحالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲ / ۴۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بُغِضُ

بَنِي هَاشِمٍ وَالْأَنْصَارِ كُفْرًا، وَبُغِضُ الْعَرَبِ نِفَاقًا. رَوَاهُ التَّطَبَّرَانِي.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور اہل عرب سے بغض رکھنا منافقت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱ / ۱۴۵، الرقم:

۱۱۳۱۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۷۲، و المناوي في فيض

القدير، ۳ / ۲۰۵.

۴۳ / ۴۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِكَ مِنْ سَفَكِ دَمِهِ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ. مِثْلَ لِي أُمِّي فِي الْبُطْنِ فَمَرَّبِي أَصْحَابُ الرِّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِّيَّ وَشِيعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں در آنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور شیعان علی کے لئے مغفرت طلب کی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۴ / ۴۴. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ خُذَيْجٍ: يَا

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۱۲/۴، الرقم: ۴۰۰۲، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱۷۱/۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۲/۹.

الحديث رقم ۴۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۹/۳، الرقم: ۲۴۰۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۲/۹.

مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاكَ وَبُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيْدٌ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَيَاطِ مِّنْ نَّارٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے (اہل بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اہل بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٥ / ٤٥. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِزَّتِي وَالْأَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَهُوَ لِأَحَدِي ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَ إِمَّا لِرِئِيَّةٍ، وَ إِمَّا امْرُؤٌ حَمَلْتُ بِهِ أُمُّهُ لِغَيْرِ طَهْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدِّيلَمِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اہل بیت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی ہو۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٤٦ / ٤٦. عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٣٢، الرقم: ١٦١٤، الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٢٦، الرقم: ٥٩٥٥، و الذهبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ٣/١٤٨.

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٢، الرقم:

اللَّهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعِيَالِ.
كَفَاهُمْ بِذَلِكَ غِيًّا أَنْ يَكْثُرَ مَالُهُمْ فَيَطُولَ حِسَابُهُمْ، وَأَنْ يَكْثُرَ
لَوْجَدَانِيَّاتٍ فَيَكْثُرَ شَيَاطِينُهُمْ. رَوَاهُ الدِّيلَمِيُّ.

”حضرت علی بن ابی طالب ؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرت مال اور کثرت اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس (اس کثرت مال کی وجہ سے) ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات (جذباتی چیزیں) کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔“ اس کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٧ / ٤٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَنَصَبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَمَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدِّيلَمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی ؑ سے بغض رکھنا، میرے اہل بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ الْقَرَابَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں کے

جامع مناقب کا بیان﴾

۴۸/۴۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا

فِينَا خَطِيئًا. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ. فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى

عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ . أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ

يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا:

كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ. وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ.

فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي

أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں

الحديث رقم ۴۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة: من

فضائل على بن أبي طالب ؓ، ۳/۱۸۷۳، الرقم: ۲۴۰۸، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۴/۳۶۶، الرقم: ۱۹۲۶۵، والبيهقي في السنن

الكبرى، ۲/۱۴۸، الرقم: ۲۶۷۹، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۴۵،

الرقم: ۱۲۳، واللالكائي في إعتقاد أهل السنة، ۱/۷۹، الرقم: ۸۸،

وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۴۸۷.

خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔“ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٩ / ٤٩ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣].
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ٤ / ١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم في المستدرک، ٣ / ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧-٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠، وابن أبي شيبه في المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، والطبري في جامع البيان، ٢٢ / ٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٤٨٦، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٩ / ٤٩.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونٹنی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو (گناہوں سے) خوب پاک و صاف کر دے۔“ اسے امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۵۰. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ﴾، [آل عمران، ۳: ۶۱]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل

الحديث رقم ۵۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،

باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ۱۸۷۱/۴، الرقم: ۲۴۰۴،

والترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: و

من سورة آل عمران، ۲۲۵/۵، الرقم: ۲۹۹۹، وفي كتاب: المناقب عن

رسول الله ﷺ، باب: (۲۱)، ۶۳۸/۵، الرقم: ۳۷۲۴، و أحمد بن

حنبل في المسند، ۱۸۵/۱، الرقم: ۱۶۰۸، والنسائي في السنن الكبرى،

۱۰۷/۵، الرقم: ۸۳۹۹، والحاكم في المستدرک، ۱۶۳/۳، الرقم:

۴۷۱۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۳/۷، الرقم: ۱۳۱۶۹-۱۳۱۷۰.

ہوئی: ”آپ فرمادیں آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔“ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔“ اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱/۵۱. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ۖ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ ۖ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسَلَامٌ لِمَنْ سَأَلْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔“ اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۵۲. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ۖ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مَنْ

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۹/۵، الرقم: ۳۸۷۰، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب ؓ، ۵۲/۱، الرقم: ۱۴۵، والحاكم فی المستدرک، ۱۶۱/۳، الرقم: ۴۷۱۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۸۲/۵، الرقم: ۵۰۱۵، وفی المعجم الكبير، ۴۰/۳، الرقم: ۲۶۲۰، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ۱۳۳/۱، الرقم: ۸۵.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بیت النبی ﷺ، ۶۶۳/۵، الرقم: ۳۷۸۸/۳۷۸۶، والنسائی فی السنن الكبرى، ۴۵/۵، الرقم: ۸۱۴۸، ۸۴۶۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۴، ۲۶، ۵۹، الرقم: ۱۱۱۱۹، —

الْآخِر: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ عِترَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟“ اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۵۳/۵۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

۱۱۲۲۷، ۱۱۵۷۸، والحاكم في المستدرک، ۱۱۸/۳، الرقم: ۴۵۷۶، والطبرانی عن أبي سعيد ؓ في المعجم الأوسط، ۳/۳۷۴، الرقم: ۳۴۳۹، وفي المعجم الصغير، ۱/۲۲۶، الرقم: ۳۲۳، وفي المعجم الكبير، ۳/۶۵، الرقم: ۲۶۷۸، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۱۳۳، الرقم: ۳۰۰۸۱، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۰۳، الرقم: ۱۰۲۶۷، ۱۱۴۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۴۴، الرقم: ۱۵۵۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۶۶، الرقم: ۱۹۴، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۳۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ۵/۳۵۱، الرقم: ۳۲۰۵، وفي کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۱، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۴/۱۳۴، الرقم: ۳۷۹۹۔

الرَّجَسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا ﴿ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣]، فِي بَيْتِ
 أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَ حَسَنًا، وَ حُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكَسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ
 ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكَسَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهَبْ عَنْهُمْ
 الرَّجَسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ:
 أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
 وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ
 جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ”اے اہل بیت!
 اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک و
 صاف کر دے“ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا
 اور انہیں اپنی کمری میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی کمری میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس
 ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ
 عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو
 بہتر مقام پر فائز ہو۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴ / ۵۴ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

الحديث رقم ۵۴: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان،
 ۲۵ / ۱، الرقم: ۶۵، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۶۶ / ۶، الرقم:
 ۶۲۵۴، و في المعجم الأوسط، ۲۶۲ / ۸، الرقم: ۸۵۸۰، والبيهقي في
 شعب الإيمان، ۴۷ / ۱، الرقم: ۱۶، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة،
 ۷۴۲ / ۲، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجة، ۸ / ۱، الرقم: ۶۵،
 وابن القيم في حاشية على سنن أبي داود، ۲۹۴ / ۲.

عَلِيَّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبَرَأَ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان نام ہے دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا۔ (راوی) ابوصلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث کی سند پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔“ اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۵۵. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الْبَزَارُ وَ أَبُو نَعِيمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.
”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵۶/۵۶. عَنْ الْمِسْوَرِ: أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنِ عليه السلام يَخْطُبُ ابْنَتَهُ فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَيَلْقَانِي فِي الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمَدَ اللَّهُ

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۵/۳، الرقم: ۷۲۶،
و البزار في المسند، ۲۲۳/۵، الرقم: ۱۸۲۹، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۸۸/۴، و المناوي في فيض القدير، ۴۶۲/۲.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۷۲/۳، الرقم: ۷۴۷.

الْمُسَوِّرُ وَ أَتْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ وَ أَيُّمَ اللَّهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَ سَبَبِكُمْ وَ صِهْرِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا وَ يَسْطِنِي مَا يَسْطِطُهَا، وَ إِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَ سَبَبِي وَ صِهْرِي وَ عِنْدَكَ إِبْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذَلِكَ فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے حضرت مسورؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسنؓ نے انہیں بلا بھیجا اپنی بیٹی کی منگنی کرنے کے لئے آپ نے ان سے کہا کہ آپ رات کے وقت مجھے ملیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس وہ ان سے ملے پھر حضرت مسورؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: خدا کی قسم کوئی ایسا نسب اور نہ ہی سبب اور نہ ہی سسرالی رشتہ ایسا ہے جو مجھے آپ کے نسب، سبب اور سسرال سے بڑھ کر پیارا ہے مگر یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور بے شک انساب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے اور تمہارے پاس حضرت فاطمہ کی بیٹی ہے (یعنی تمہاری بیٹی گویا ان کی بیٹی ہے) اور اگر میں اس سے شادی کرتا ہوں تو یہ چیز انہیں ناخوش کرے گی اور پھر وہ معذرت کرتے ہوئے چل پڑے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٧/٥٧. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِزَّتِي. أَلَا وَلَا تَقْدَمُوا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوا وَلَا تَخْلِفُوا عَنْهَا فَتَهْلِكُوا وَلَا تَعْلَمُوهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لِأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن حنطب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے اور اپنی عزت اہل بیت کے بارے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جانے والے ہیں اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور ان کو اللہ کے ہاں ان کے مقام کے بارے بتاتا قریش میں بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔“ اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٨/٥٨. عَنْ عَلِيٍّ ؓ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شِمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦٤/٩، وابن الأثير في أسد الغابة، ١٤٧/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٥/٥.
الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٤٨/٥، الرقم: ٥٥١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٩/٩.

النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفسِ نفیس) حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۵۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْلِفُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۶۰. عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقَرِيشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَوْلَاؤُا الْفَضْلِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱۵۷/۴، الرقم: ۳۸۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۳/۹.

الحديث رقم ۶۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۲۱/۱۲، و الديلمي في مسند الفردوس، ۲۳/۱، الرقم: ۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۸۰/۱۰.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۶۱. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمًا عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ: عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو بزرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم (روز قیامت) اس وقت تک استقامت نہیں پاتے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو امتحان میں ڈالا اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو فنا کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے اس نے اسے کمایا؟ اور کس چیز میں اس نے اس کو خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے۔ پس عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علیؓ کے کندھے پر مارا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

البَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿ سَيِّدَةُ كَانَتِ فَاطِمَةُ زَهْرَاءُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا كَے مَنَاقِبِ ﴾

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللّٰهُ عَلَيْهَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ أَهْلِ كِسَاءٍ

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہل بیت اور اہل

کساء ہونے کا بیان ﴾

١/٦٢ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ، فَجَاءَ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ
جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ:
﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے و رآنحالیکہ

الحديث رقم ١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب:
فضائل أهل بيت النبي، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في
المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل
الصحابة، ٢/٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، وابن راهويه في المسند،
٣/٦٧٨، الرقم: ١٢٧١، والحاكم في المستدرک، ٣/١٦٩، الرقم:
٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩، و الطبري في جامع
البيان، ٢٢/٦٧.

آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ؑ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲/۶۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رِبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ؑ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٍّ ؑ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”پُروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ۵/۳۵۱، ۶۶۳، الرقم: ۳۲۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۲۹۲، وفی فضائل الصحابة، ۲/۵۸۷، الرقم: ۹۹۴، والحاکم فی المستدرک، ۲/۴۵۱، الرقم: ۳۵۵۸، ۳/۱۵۸، الرقم: ۴۷۰۵، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳/۵۲، الرقم: ۲۶۶۲.

کر دے نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶۴/۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: الصَّلَاةُ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۲/۵، الرقم: ۳۲۰۶، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲۵۹/۳، ۲۸۵، و فی فضائل الصحابة، ۷۶۱/۲، الرقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، و ابن أبی شعبة فی المصنف، ۳۸۸/۶، الرقم: ۳۲۲۷۲، و الشیبانی فی الآحادو المثنائی، ۳۶۰/۵، الرقم: ۲۹۵۳، و عبد بن حمید فی المسند: ۳۶۷، الرقم: ۱۲۲۲۳، و الحاكم فی المستدرک، ۱۷۲/۳، الرقم: ۴۷۴۸.

٤/٦٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَ الْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضي الله عنه کے بارے میں نازل ہوئی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، و في المعجم الصغير، ١/٢٣١، الرقم: ٣٧٥، و ابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٣٨٤، والخطيب في تاريخ بغداد، ١٠/٢٧٨، و الطبري في جامع البيان، ٢٢/٦.

٢۔ فَصُلِّ فِي كَوْنِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا بِضَعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگر مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٥/٦٦۔ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

فَاطِمَةُ بِضَعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٦/٦٧۔ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي رَوَايَةٍ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ

أَبِي جَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِضَعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب:

مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، وفي كتاب:

المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، ومسلم في

الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت

النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف،

٦/٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، وأبو عوانة في المسند، ٣/٧٠، الرقم:

٤٢٣٣، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٥/٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، و

الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠٢/٤٠٤، الرقم: ١٠١٢۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر

أصهار النبي ﷺ، ٣/١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، ومسلم في الصحيح،

كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ،

٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب:

الغيرة، ١/٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، —

أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهُ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۸/۷. عَنِ الْمُسَوْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷۵۹/۲، الرقم: ۱۳۳۵، وابن حبان فی الصحيح، ۴۰۷/۱۵، ۴۰۸،

۵۳۵، الرقم: ۷۰۶۰، ۶۹۵۷، ۶۹۵۶، والطبرانی فی المعجم الكبير،

۱۹، ۱۸/۲۰، الرقم: ۱۹، ۱۸، ۲۲/۴۰۵، الرقم: ۱۰۱۳۔

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب:

مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۱۳۶۱/۳، الرقم: ۳۵۱۰، وفي كتاب:

المناقب، باب: مناقب فاطمة، ۱۳۷۴/۳، الرقم: ۳۵۵۶، وابن أبي

شيبه، المصنف، ۳۸۸/۶، الرقم: ۳۲۲۶۹، وأبو عوانة في المسند،

۷۰/۳، الرقم: ۴۲۳۳، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۱/۵،

الرقم: ۲۹۵۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۴۰۴/۲۰۲، الرقم:

٨/٦٩. عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ، عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذُنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنُ لَهُمْ. وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٧٠. عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٢، الرقم: ٢٤٤٩، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود فی السنن، کتاب: النکاح، باب: ما یکره أن یجمع بینهن من النساء، ٢/٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجه فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ١/٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائی فی السنن الکبریٰ، ٥/١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٢٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٦، الرقم: ١٣٢٨.

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و النسائی

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۷۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا، وَ يُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

فی السنن الكبرى، ۹۷/۵، الرقم: ۸۳۷۰، و البيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۱/۱۰، و الشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۱/۵، الرقم: ۲۹۵۵، و الطبراني في المعجم الكبير، ۴۰۴/۲۲، الرقم: ۱۰۱۰، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۴۰/۲، و الأندلسي في تحفة المحتاج، ۵۸۵/۲، الرقم: ۱۷۹۵.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الترمذی فی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۸/۵، الرقم: ۳۸۶۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۴، و فی فضائل الصحابة، ۷۵۶/۲، الرقم: ۱۳۲۷، و الحاكم فی المستدرک، ۱۷۳/۳، الرقم: ۴۷۵۱، و المقدسی فی الأحادیث المختارة، ۳۱۵، ۳۱۴/۹، الرقم: ۲۷۴، و العسقلانی فی فتح الباری، ۳۲۹/۹، و الشوکانی فی درالسحابة، ۲۷۴/۱۶.

۱۱/۷۲. عَنْ عَلِيٍّ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللَّهَ يَغْضِبُ لِعُضْبِكَ، وَيَرْضَى لِرِضَاكِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۷۳. عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجَنَةٌ مِنِّي يَسْطُنِي مَا يَسْطُهَا وَ يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری ٹہنی ہے، جس چیز سے اسے خوش ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوش ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۷۳۰، و الشيباني في الأحاد و المثنى، ۳۶۳/۵، الرقم: ۲۹۵۹، و الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۸/۱، الرقم: ۱۸۲، ۴۰۱/۲۲، الرقم: ۱۰۰۱، و الدولابي في الذرية الطاهرة: ۱۲۰، الرقم: ۲۳۵، و القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ۱۱/۳.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۷۳۴، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۲/۴، و في فضائل الصحابة، ۷۶۵/۲، الرقم: ۱۳۴۷، و الشيباني في الأحاد و المثنى، ۳۶۲/۵، الرقم: ۲۹۵۶، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۲۰، الرقم: ۳۰، و أبونعيم في حلية الأولياء، ۲۰۶/۳، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۳/۹.

٣۔ فصلٌ في مَكانَتِها سلامُ اللّٰه عليها عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

١٣/٧٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے

الحديث رقم ١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب:

مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، و كتاب:

المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧،

و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت

النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائي في فضائل الصحابة:

٧٧، الرقم: ٢٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٧، و في فضائل

الصحابة، ٢/٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢.

بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۵/۱۴۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ أَيْ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنَّ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہ۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۷۰۱/۵، الرقم: ۳۸۷۴، و الحاکم فی المستدرک، ۱۷۱/۳، الرقم: ۴۷۴۴، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۲/۴۰۳، الرقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ۲۱۹/۷، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۲۵/۲، و المزی فی تهذیب الکمال، ۵۱۲/۴، و الشوکانی فی درالسحابة، ۲۷۳/۱.

۱۵/۷۶. عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رحمہ اللہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۷۷. عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۸، الرقم: ۳۸۶۸، و النسائی فی السنن الكبرى، ۵/۱۴۰، الرقم: ۸۴۹۸، و الحاكم فی المستدرک، ۳/۱۶۸، الرقم: ۴۷۳۵، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷/۱۹۹، الرقم: ۷۲۶۲، و الذہبی فی سیر أعلام النبلاء، ۲/۱۳۱، و الشوکانی فی درالسحابة، ۱۰/۲۷۴.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه أبو داود فی السنن، ۴/۸۷، الرقم: ۴۲۱۳، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۲۷۵، و البيهقی فی السنن الكبرى، ۱/۲۶، و زيد البغدادی فی تركة النبی ﷺ: ۵۷.

سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَاهَا قَدْ أَقْبَلْتُ رَحَبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ. وَكَانَتْ إِذَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ رَحَبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.

”ام المؤمنین حضرت رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ وَ

الحديث رقم ۱۷: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۳۹۲، ۳۹۱/۵، الرقم: ۹۲۳۶، ۹۲۳۷، وابن حبان في الصحيح، ۴۰۳/۱۵، الرقم: ۶۹۵۳، والحاكم في المستدرک، ۳۰۳/۴، الرقم: ۷۷۱۵، والبخاری في الأدب المفرد، ۳۳۶/۱، الرقم: ۹۴۷، والشيباني في الأحاد و المثنائي، ۳۶۷/۵، الرقم: ۲۹۶۷، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۴۲/۴، الرقم: ۴۰۸۹، والدولابی في الذرية الطاهرة، ۱۰۰/۱، الرقم: ۱۸۴۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۲/۲، وفي فضائل الصحابة، ۷۶۷/۲، الرقم: ۱۳۵۰، والحاكم في المستدرک، —

فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسَلَّمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کی طرف نظر التفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۸۰۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ [فَاطِمَةُ] إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۱/۳، الرقم: ۴۷۱۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۴۰/۳، الرقم: ۲۶۲۱، والخطیب فی تاریخ بغداد، ۱۳۷/۷، والذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۲۲/۲، ۲۵۸، ۲۵۷/۳۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۷۳۲، والنسائی في فضائل الصحابة، ۷۸/۱، الرقم: ۲۶۴، وابن راهوية في المسند، ۸/۱، الرقم: ۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰۱/۷، وفي شعب الإيمان، ۴۶۷/۶، الرقم: ۸۹۲۷، والمقرئ في تقبيل اليد، ۹۱/۱، والعسقلاني في فتح الباری، ۵۰/۱۱۔

۸۱ / ۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَ رَحَّبَ بِهَا وَ أَخَذَ بِيَدِهَا، فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَ كَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَ قَبَّلَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھالیتے، اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۸۲ / ۲۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۷۴/۳، الرقم: ۴۷۵۳، والمحِب الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى : ۸۵، و الهيثمي في موارد الظمان : ۵۴۹، الرقم: ۲۲۲۳، و العسقلاني في فتح الباري، ۵۰/۱۱، والشوكاني في درالسحابة، ۲۷۹/۱.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۷۰، ۱۶۹/۳، الرقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰، وابن حبان في الصحيح، ۴۷۰/۲، ۴۷۱، الرقم: ۶۹۶، والهيثمي في موارد الظمان: ۶۳۱، الرقم: ۲۵۴۰، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۴۱/۴۳.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۸۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ: أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور حضرت فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤۔ فصلٌ في كونها سلام الله عليها سيدة نساء العالمين

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی

سردار ہونے کا بیان﴾

٢٣/٨٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسْرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسْرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكْتُ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسْرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجْلِي، وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٦، ٣٤٢٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و أحمد بن حنبل في المسند،

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۵/۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۲۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاستئذان، باب: من ناجي بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ۵/۲۳۱۷، الرقم: ۵۹۲۸، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۴/۱۹۰۵، الرقم: ۲۴۵۰، و النسائي فی فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۶۳، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۷۶۲، الرقم: ۱۳۴۲، و الطيالسي فی المسند: ۱۹۶، الرقم: ۱۳۷۳، و ابن سعد فی الطبقات الكبرى، ۲/۲۴۷.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۵/۸۶. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۸۷. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الترمذی فی السنن، ۵/۶۶۰، الرقم: ۳۸۷۱، و النسائی فی السنن الکبریٰ، ۵/۸۰، ۹۵، الرقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵، و النسائی فی فضائل الصحابة: ۷۶، ۵۸، الرقم: ۱۹۳، ۲۶۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۳۹۱، و فی فضائل الصحابة، ۲/۷۸۸، الرقم: ۱۴۰۶، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۶/۳۸۸، الرقم: ۳۲۲۷۱، و الحاکم فی المستدرک، ۳/۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲۔

الحديث رقم ۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۲۹۳، ۳۱۶، —

فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خَطُوطٍ. قَالَ: تَذَرُونَّ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہم اجمعین۔“ اسے امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۸۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

و النسائی فی السنن الکبریٰ، ۵/۹۳، ۹۴، الرقم: ۸۳۵۵، ۸۳۶۴، و النسائی فی فضائل الصحابة: ۷۶، ۷۴، الرقم: ۲۵۰، ۲۵۹، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۴۷۰، الرقم: ۷۰۱۰، و الحاكم فی المستدرک، ۲/۵۳۹، الرقم: ۳۸۳۶، ۱۷۴/۳، الرقم: ۴۷۵۲، ۴۷۵۴، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۷۶۰، ۷۶۱، الرقم: ۱۳۳۹.

الحديث رقم ۲۷: أخرجه النسائی فی السنن الکبریٰ، ۴/۲۵۱، الرقم: ۷۰۷۸، ۱۴۶/۵، الرقم: ۸۵۱۷، و الحاكم فی المستدرک، ۳/۱۷۰، الرقم: ۴۷۴۰، و ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ، ۲/۲۴۷، ۲۴۸، ۲۷/۲۶، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ۷/۲۱۸.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں کی اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!“ اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۸۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللَّهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خَرِشَابٍ فِي التَّارِيخِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۴۰۳، الرقم:

۱۰۰۶، و البخاری في التاريخ الكبير، ۱/۲۳۲، الرقم: ۷۲۸، و

الذهبی في سير اعلام النبلاء، ۲/۱۲۷، و المزی في تهذيب الكمال،

۳۹۱/۲۶.

٥۔ فِصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ امور کا بیان﴾

۲۹/۹۰۔ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهُ لَا تَجْمَعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور اُس کی ناراضگی مجھے پسند نہیں۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۰/۹۱۔ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاذُونِي أَنْ

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: ذکر أصحاب النبی ﷺ، ۳/۱۳۶۴، الرقم: ۳۵۲۳، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبی ﷺ، ۴/۱۹۰۳، الرقم: ۲۴۴۸، و ابن ماجه فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ۱/۶۴۴، الرقم: ۱۹۹۹، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۷۵۹، الرقم: ۱۳۳۵، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۵۳۵، ۴۰۸، ۴۰۷، الرقم: ۷۰۶۰، ۶۹۵۷، ۶۹۵۶، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۰/۱۹۰۱۸، الرقم: ۱۹۰۱۸، ۲۲/۴۰۵، الرقم: ۱۰۱۳۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة،

باب: فضائل فاطمة بنت النبی ﷺ، ۴/۱۹۰۲، الرقم: ۲۴۴۹۔

يُنكِحُوا ابْنَتَهُمْ، عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذُنَ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنَ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنَ لَهُمْ. وَقَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيئُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۹۲. عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبَنَاءِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، لَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ

والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۸/۵، الرقم: ۳۸۶۷، و أبو داود فی السنن، کتاب: النکاح، باب: ما یکره أن یمجم بینهن من النساء، ۲/۲۲۶، الرقم: ۲۰۷۱، و ابن ماجه فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ۱/۶۴۳، الرقم: ۱۹۹۸، و النسائی فی السنن الکبری، ۵/۱۴۷، الرقم: ۸۵۱۸، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۳۲۸، و فی فضائل الصحابة، ۲/۷۵۶، الرقم: ۱۳۲۸۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۶/۷۶، الرقم: ۱۰۰۸۸، و فی عمل اليوم و الليلة: ۲۵۳، الرقم: ۲۵۸، و الرویانی فی المسند، ۱/۷۷، الرقم: ۳۵، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/۲۰، الرقم: ۱۱۵۳، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ۷/۲۱۷، و ابن سعد فی الطبقات الکبری، ۸/۲۱، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۲۰۹۔

أَفْرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ فِيهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِي سُلَيْهِمَا.

و في رواية عنه: وَ بَارِكْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی ؓ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا یا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی ؓ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔“ اس حدیث کو امام نسائی امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۹۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۹۴۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ ﷻ زَوَّجَكَ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۰/۱۵۶، الرقم: ۱۰۳۰۵، والحسيني في البيان و التعريف، ۱/۱۷۴، الرقم: ۴۵۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۴، و الحلبي في الكشف الحثيث، ۱/۱۷۴، و المناوي في فيض القدير، ۲/۲۱۵.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه محب الدين الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۳/۱۴۶، وفي ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى، ۱/۷۲.

فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِجِكَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوبَى أَنْ تُثَرِّيَ عَلَيْهِمُ الدَّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدَّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُورُ الْعَيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ، فَهَمَّ يَتَهَادُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِیُّ.

”حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو پھر دلکش آنکھوں والی حوریں ان موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیں گے۔“ اس حدیث کو محب طبری نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۹۵. عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَكٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ: إِنِّي قَدْ رَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَكَ مِنْ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِیُّ.

”حضرت علی ؓ بحکم اللہ وجہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ نے آ کر عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس حدیث کو محب طبری نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٩٦/٣٥۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَ إِيَّاكَ وَ هَذَيْنِ وَ هَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَارُ.

”حضرت علی ؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی ؑ کیونکہ اس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٩٧/٣٦۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى تَمُرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠١، و في فضائل الصحابة، ٢/٦٩٢، الرقم: ١١٨٣، و البزار في المسند، ٣/٣٠٢٩، الرقم: ٧٧٩، و الشيباني في السنة، ٢/٥٩٨، الرقم: ١٣٢٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٩، ١٧٠، و ابن الأثير في أسد الغابة في معرفة الصحابة، ٧/٢٢٠.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣/١٦٦، الرقم: ٤٧٢٨، و المحب الطبري في ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ١/٩٤، و ابن الأثير في أسد الغابة، ٧/٢٢٠، و العجلونی فی كشف الخفاء، ١/١٠١، الرقم: ٢٦٣.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۸/۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُؤَافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحْشَرِّ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَأُبْعَثُ عَلَى الْبَرَقِ خَطُوهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَتُبْعَثُ فَاطِمَةُ أُمَامِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور صالحؑ اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیدہ فاطمہ ہوں گی۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۹/۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَجْبُونًا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۶/۳، الرقم: ۴۷۲۷۔
الحديث رقم ۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۴/۳، الرقم: ۴۷۲۳،
و ابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ۱۷۳/۱۴، و الهندی فی کنز العمال، ۹۸/۱۲، الرقم: ۳۴۱۶۶، و الهیثمی فی الصواعق المحرقة،
۴۴۸/۲، و المحب الطبري فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی،
۲۱۴/۱۔

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰/۳۹۔ عَنْ عَلِيٍّؑ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ مُجْتَمِعُونَ وَ مَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیے جائیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۴۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۱/۳، الرقم: ۲۶۲۳، والهيثي في مجمع الزوائد، ۱۷۴/۹.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۴۲/۸، و المحب الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى: ۹۴.

١٠٢ / ٤١. عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبَرَقِ وَ حُمِلْتُ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةٍ لِعُضْبَاءٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت علی ؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٠٣ / ٤٢. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ؑ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، نَكْسُوا رُؤُوسَكُمْ وَ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرَّ وَ مَعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِيِّ.

”حضرت ابو ایوب انصاری ؑ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔“ اس حدیث کو محبِ طبری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ٣٥٣/١٠.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه المحب الطبري فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی

القربی، ٩٤/١، و الهندی فی کنز العمال، ١٢/١٠٥، ١٠٦، الرقم:

٣٤٢١٠، و ابن جوزی فی تذکرة الخواص، ١/٢٧٩، و الهیثمی فی

الصواعق المحرقة، ٢/٥٥٧، و المناوی فی فیض القدير، ١/٤٢٠، ٤٢٩.

۴۳/۱۰۴۔ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، فَتَنْظَرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلٍ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ مَكْتُوبٌ [عَلَيْهَا] بِخَطِّ أَخْضَرَ: أَدْخِلُوا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ أَكْمَلِ هَيْبَةٍ وَ أَتَمِّ كَرَامَةٍ وَ أَوْفَرِ حَظٍّ. فَتُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَالْعُرُوسِ حَوْلَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ جَارِيَةٍ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِيِّ.

”حضرت علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی سیدہ فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہوگا جسے آب حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حلہ ہزار حلوں پر مشتمل ہوگا، ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت و احترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔“ اس حدیث کو محبت طبری نے روایت کیا ہے۔

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱۰۵/۴۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَّتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے

الحديث رقم ۴۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب:

مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۳/۱۳۶۱، الرقم: ۳۵۱۱، و كتاب:

المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۲۷، الرقم: ۳۴۲۷،

و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت

النبي ﷺ، ۴/۱۹۰۴، الرقم: ۲۴۵۰، و النسائي في فضائل الصحابة:

۷۷، الرقم: ۲۹۶، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۷۷، و في فضائل

الصحابة، ۲/۷۵۴، الرقم: ۱۳۲۲۔

اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۶/۴۵۔ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا، لَمْ تُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِي، وَلَا وَاللَّهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے سے ڈرہ بھر مختلف نہ تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۰۷/۴۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ،

الحديث رقم ۴۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجى بين الناس ومن لم بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ۲۳۱۷/۵، الرقم: ۵۹۲۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۵/۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۶۳، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۶۲/۲، الرقم: ۱۳۴۲، والطيالسي في المسند: ۱۹۶، الرقم: ۱۳۷۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۴۷/۲، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱/۱۰۱، ۱۰۲، الرقم: ۱۸۸.

الحديث رقم ۴۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۵/۴، ۱۹۰۶، الرقم: —

فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.....
لحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔“ اسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۱۰۸. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَ دَلًّا وَ هَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَ قُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ..... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۴۵۰، و ابن ماجه في السنن، كتاب: ماجاء في الجنائز، باب: ماجاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ۱/۵۱۸، الرقم: ۱۶۲۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۲۵۱، الرقم: ۷۰۷۸، ۵/۹۶، ۱۴۶، الرقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷، و في فضائل الصحابة، ۷۷، الرقم: ۲۶۳، و في كتاب الوفاة، ۱/۲۰، الرقم: ۲.

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۷۰۰، الرقم: ۳۸۷۲، و أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في القيام، ۴/۳۵۵، الرقم: ۵۲۱۷، والنسائي في فضائل الصحابة: ۷۸، الرقم: ۲۶۴، والحاکم في المستدرک، ۴/۳۰۳، الرقم: ۷۷۱۵، و البيهقي في السنن الكبرى، ۵/۹۶، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۴۸، و ابن جوزی في صفة الصفوة، ۲/۷۶.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۱۰۹. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جَلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم ﷺ سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے ”الأدب المفرد“ میں اور امام نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۱۱۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نَعَيْتُ إِلَيَّ نَفْسِي، فَبَكْتُ، فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِأَحَقِّ بِي،

الحديث رقم ۴۸: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۳۷۷، ۳۲۶/۱، الرقم: ۹۷۱، ۹۴۷، و النسائي في السنن الكبرى، ۳۹۱/۵، الرقم: ۹۲۳۶، و ابن حبان في الصحيح، ۴۰۳/۱۵، الرقم: ۶۹۵۳، و الحاكم في المستدرک، ۱۷۴، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۷۵۳، ۴۷۳۲، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۴۲/۴، الرقم: ۴۰۸۹۰، و البيهقي في السنن الكبرى، ۱۰۱/۷، و ابن راهوية في المسند، ۸/۱، الرقم: ۶.

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الدارمي في السنن، ۵۱/۱، الرقم: ۷۹، و ابن كثير في تفسير قرآن العظيم، ۵۶۱/۴.

فَضَحِكْتُ، فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ، رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ، ثُمَّ ضَحِكْتَ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نَعِيَ إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَأَحِقُّ بِي فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت: ”جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے، وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تم میرے خاندان میں سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنس پڑی۔“ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱/۵۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لِفَاطِمَةَ اللَّهْمُ، إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ

الحدیث رقم ۵۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳۹۵، ۳۹۴/۱۵،

الرقم: ۶۹۴۴، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۰۹/۲۲، الرقم:

۱۰۲۱، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۶۲/۲، الرقم:

۱۳۴۲، و الهيثمي في موارد الظمان، ۵۵۰، ۵۵۱، الرقم: ۲۲۲۵، و ابن

الجوزي في تذكرة الخواص، ۲۷۷/۱، و المحب الطبري في ذخائر

العقبى، ۶۷/۱.

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲/۵۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (ؓ) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳/۵۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَكَيْتُ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أَمْرُضُهَا فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا كَأَمَثَلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلَيَّ ﷺ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمُّهُ، اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَأَغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمُّهُ، أَعْطِينِي ثِيَابِي الْجُدْدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمُّهُ، قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعْتُ وَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلْتُ يَدَهَا تَحْتَ

الحديث رقم ۵۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۴/۳.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۶۱/۶، الرقم:

۲۷۶۵۶-۲۷۶۵۷، والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ، ۱۱۳/۱، والزیلعی

فی نصب الرایۃ، ۲۵۰/۲، والطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی

القربی، ۱۰۳/۱، والھیثمی فی مجمع الزوائد، ۲۱۰/۹، وابن الأثیر

فی أسد الغابۃ، ۲۲۱/۷.

خَدَهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمُّهُ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفْنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ ؑ فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت امّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی ؑ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہو گئی۔ حضرت امّ سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۱۱۴. عَنْ جَابِرٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ بَنِي أُمِّ غُصْبَةٍ يَنْتُمُونَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَغُصْبَتُهُمَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۷۹/۳، الرقم: ۴۷۷۰،
و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و
ذوی الشرف، ۱/۱۳۰.

۱۱۵/۵۴. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ نَسَبٍ وَ سَبَبٍ يَنْقُطُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَسَبِي وَ نَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَ الْبَزَارُ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶/۵۵. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ، وَاللَّهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكَ ﷺ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں

الحديث رقم ۵۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۵۳/۳، الرقم: ۴۶۸۴، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۶۲۵/۲، ۶۲۶، ۷۵۸، الرقم: ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۳۳۳، و البزار في المسند، ۳۹۷/۱، الرقم: ۲۷۴، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۵، ۴۴/۳، الرقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، و في المعجم الأوسط، ۳۷۶/۵، الرقم: ۵۶۰۶، ۳۵۷/۶، الرقم: ۶۶۰۹.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۷۳۶، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۴۳۲/۷، الرقم: ۳۷۰۴۵، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۳۶۴/۱، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۰/۵، الرقم: ۲۹۵۲، والخطيب في تاريخ بغداد، ۴۰۱/۴.

میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔“ اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷/۵۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 إِنَّ فَاطِمَةَ حَصْنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللَّهُ وَذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالبَزَارُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸/۵۷. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ اللَّهَ ﻻ يَغْفِرُ مَعْذِبَكَ وَلَا وَلَدِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا۔

الحديث رقم ۵۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۴۰۷، الرقم: ۱۰۱۸، و البزار في المسند، ۵/۲۲۳، الرقم: ۱۸۲۹، و الحاكم في المستدرک، ۳/۱۶۵، الرقم: ۴۷۲۶، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/۱۸۸، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ۱/۱۱۵، ۱۱۶.

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱/۲۶۳، الرقم: ۱۱۶۸۵، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۲، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ۱/۱۱۷.

۱۱۹/۵۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا غَيْرَ أَبِيهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نہیں پایا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۵۹. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنْتِ أَوْلُ أَهْلِي لِحَوْقَابِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَأَبُونُعَيْمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔“ اس حدیث کو امام احمد نے ”فضائل الصحابة“ میں امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۱/۶۰. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيهَا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۳۷/۳ الرقم:

۲۷۲۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۱/۹، و الشوكاني في

درالسحابة، ۲۷۷/۱، الرقم: ۲۴.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۶۴/۲،

الرقم: ۱۳۴۵، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۴۰/۲.

الحديث رقم ۶۰: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۴۲، ۴۱/۲.

۱۲۲/۶۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا سُمِّيتُ بِنْتِي فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللَّهَ ﷻ فَطَمَهَا وَفَطَمَ مُحِبِّيَهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے جدا کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳/۶۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا مِيزَانُ الْعِلْمِ، وَ عَلِيٌّ كِفَاتُهُ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خِيُوطُهُ، وَ فَاطِمَةُ عَلاَقَتُهُ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي عُمُودُهُ يُوزَنُ بِهِ أَعْمَالُ الْمُحِبِّينَ لَنَا وَ الْمُبْغِضِينَ لَنَا. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے اور میرے بعد ائمہ اطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۱: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳۴۶، الرقم: ۱۳۸۵، و الهندي في كنز العمال، ۱۲/۱۰۹، الرقم: ۳۴۲۲۷، و السخاوي في إرتقاء الغرف، ۱/۹۶.

الحديث رقم ۶۲: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۴، الرقم: ۱۰۷، و العجلوني في كشف الخفاء، ۱/۲۳۶.

الْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

١۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

﴿ حضرت علیؑ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان ﴾

١٢٤ / ١۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ

بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”ایک انصاری شخص ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقمؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علیؑ ایمان لائے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٥ / ٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِنشِينِ

وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

علیؑ، ٦٤٢/٥، الرقم: ٣٧٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند،

٣٦٧/٤، والحاكم فی المستدرک، ٤٤٧/٣، الرقم: ٤٦٦٣، وابن أبي

شعبة فی المصنف، ٣٧١/٦، الرقم: ٣٢١٠٦، والطبرانی فی المعجم

الكبير، ٤٠٦/١١، الرقم: ١٢١٥١، ٤٥٢/٢٢، الرقم: ١١٠٢،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠٢/٩.

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

علی بن أبي طالب، ٦٤٠/٥، الرقم: ٣٧٢٨، والحاكم فی المستدرک،

١٢١/٣، الرقم: ٤٥٨٧، والمنائوی فی فیض القدير، ٣٥٥/٤.

اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی ؑ نے نماز پڑھی۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۶/۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: قَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ
أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ،
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ،
وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ
النِّسَاءِ خَدِيجَةُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی ؑ نے نماز پڑھی۔“

”اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق ؑ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی ؑ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر ؑ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ؑ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔“

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب
علی، ۵/۶۴۲، الرقم: ۳۷۳۴.

۱۲۷/۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَوَايَةِ طَوِيلَةٍ:
قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عمرو بن ميمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی ؓ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۸/۵۔ عَنْ حَبَّةِ الْغُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمُنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضَحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بَنَ أَخِي؟ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَعْلُونِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أُعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۰/۱، الرقم: ۳۰۶۲ و ابن أبي عاصم في السنة، ۶۰۳/۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۱/۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹.

الحديث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۹۹/۱، الرقم: ۷۷۶، والطيايسي في المسند، ۳۶/۱، الرقم: ۱۸۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۲/۹.

”حضرت حبہ عربیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپؓ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپؓ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپؓ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم وادیٰ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علیؓ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۲۹۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرُودًا عَلَى

نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍؓ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالبؓ ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف ۲۶۷/۷، الرقم:

۳۵۹۵۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۶۵/۶، الرقم: ۶۱۷۴،

والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱۴۹/۱، الرقم: ۱۷۹، وابن سعد في

الطبقات، ۳۱/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۲/۹.

۲۔ فِصْلٌ فِی مَکَانَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضرت علیؑ کا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۱۳۰/۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علیؑ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارونؑ کی حضرت موسیٰؑ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ۴ / ۱۶۰۲، الرقم: ۴۱۵۴، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ۴ / ۱۸۷۱، ۱۸۷۰، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۵ / ۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۳۷۰، الرقم: ۶۹۲۷، و البیہقی فی السنن الکبری، ۹ / ۴۰۔

۱۳۱/۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ وَقَدْ خَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوا إِلَى عَلِيٍّ فَأَتَيْتَنِي بِهِ أُرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُوا أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران، ۶۱: ۳]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علیؓ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کیلئے ہارونؑ تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے،

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالبؓ، ۴ / ۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالبؓ، ۵ / ۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴.

آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی ؓ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ”آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔“ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۲/۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ:

عَلِيٍّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۳/۱۰۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ

فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ

الْحَدِيثِ رَقْم ۹: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ، بَابُ: مَنَاقِبِ

عَلِيٍّ، ۵/۶۳۷، الرِّقْم: ۳۷۲۲، ۳۷۲۹، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى،

۵/۱۴۲، الرِّقْم: ۸۵۰۴، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ۳/۱۳۵، الرِّقْم:

۴۶۳۰، وَالْمَقْدِسِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَارَةِ، ۲/۲۳۵، الرِّقْم: ۶۱۴.

الْحَدِيثِ رَقْم ۱۰: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ، بَابُ: مَنَاقِبِ

عَلِيٍّ، ۵/۶۳۹، الرِّقْم: ۳۷۲۶، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي

اللہ ﷺ: مَا اَنْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ اَنْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱/۱۳۴. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنَّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرِقُهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلیٰ نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

السنة، ۵۹۸/۲، الرقم: ۱۳۲۱، والطبرانی في المعجم الكبير،

۱۸۶/۲، الرقم: ۱۷۵۶.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب

علی، ۶۳۹/۵، الرقم: ۳۷۲۷، والبزار في المسند، ۳۶/۴، الرقم:

۱۱۹۷، و أبو یعلیٰ فی المسند، ۳۱۱/۲، الرقم: ۱۰۴۲، و البیهقی فی

السنن الكبرى، ۶۵/۷، الرقم: ۱۳۱۸۱.

۱۲/۱۳۵. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ، لَا تُمِيتِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نہ دیکھ لوں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳/۱۳۶. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ، رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالتَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۶۴۳/۵، الرقم: ۳۷۳۷، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۶۸/۲۵، الرقم: ۱۶۸، و فی المعجم الأوسط، ۴۸/۳، الرقم: ۲۴۳۲، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۶۰۹/۲، الرقم: ۱۰۳۹.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۶۳۳/۵، الرقم: ۳۷۱۴، و الحاكم فی المستدرک، ۱۳۴/۳، الرقم: ۴۶۲۹، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹۵/۶، الرقم: ۵۹۰۶، و البزار فی المسند، ۵۲/۳، الرقم: ۸۰۶، و أبویعلی فی المسند، ۴۱۸:۱، الرقم: ۵۵۰.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرہ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؑ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۷/۱۴۔ عَنْ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علیؑ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۵/۶۳۶، الرقم: ۳۷۱۹، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالب، ۱/۴۴، الرقم: ۱۱۹، وأحمد بن حنبل فی المسند ۴/۱۶۵، وابن أبی شعبة فی المصنف، ۶/۳۶۶، الرقم: ۳۲۰۷۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۴/۱۶، الرقم: ۳۵۱۱، والشيباني فی الآحاد والمثاني، ۳/۱۸۳، الرقم: ۱۵۱۴.

۱۳۸/۱۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علیؑ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔“ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹/۱۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيَّ يَأْكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علیؑ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۵/۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۰، و الحاكم فی المستدرک، ۳/۱۵، الرقم: ۴۲۸۸.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: —

۱۴۰/۱۷۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔“ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۱/۱۸۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَاماً قَوَّاماً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ

مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۱، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/۱۴۶، الرقم: ۹۳۷۲، وابن حیان فی طبقات المحدثین بأصبهان، ۳/۴۵۴۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۸، الرقم: ۳۸۶۸، والحاكم فی المستدرک، ۳: ۱۶۸، الرقم: ۴۷۳۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/۱۳۰، الرقم: ۷۲۵۸۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۷۰۱، الرقم: ۳۸۷۴، والحاكم فی المستدرک، ۳/۱۷۱۔

حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند گرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹/۱۴۲. عَنْ حَنْشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ؓ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

”حضرت حنشؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۱۴۳. عَنْ ابْنِ نُجَيْيٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْخَلَانِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحَّحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

الحديث رقم ۱۹: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ۳/۹۴، الرقم: ۲۷۹۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۵۰، الرقم: ۱۲۸۵.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: التنحح في الصلاة، ۳/۱۲، الرقم: ۱۲۱۲، و ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستئذان، ۲/۱۲۲۲، الرقم: ۳۷۰۸، و النسائي في —

”حضرت عبداللہ بن نجی ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانتے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۱۴۴. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلَفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لِأَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: عُذْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأُظْنُهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبِ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی ؓ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو کسی ضروری کام سے

السنن الكبرى، ۱/۳۶۰، الرقم: ۱۱۳۶، وابن أبي شيبة في المصنف،

۲۵۶۷۶، الرقم: ۲۴۲/۵.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۰۰، الرقم:

۲۶۶۰۷، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۴۹، الرقم: ۴۶۷۱، والهيثمی

في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۲.

بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علیؑ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ پر بھک گئے اور آپ ﷺ سے سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علیؑ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۱۴۵۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالُوا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ مَا أَقُولُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَدَخَلُوا فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقَكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي. وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدِي، وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۴/۵، الرقم:

۲۱۸۲۵، والحاكم في المستدرک، ۲۳۹/۳، الرقم: ۴۹۵۷، والمقدسي

في الأحاديث المختارة، ۱۵۱/۴، الرقم: ۱۳۶۹، والهيثمي في مجمع

الزوائد، ۲۷۴/۹.

”حضرت اسامہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ ؓ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳/۱۴۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَوَايَةِ طَوِيلَةٍ: قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک

طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورہ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورہ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورہ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جاسکتا۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴۷/۲۴. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا خَطِيبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۴۸/۲۵. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَضِبَ لَمْ

الحديث رقم ۲۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۸۶، الرقم: ۱۱۸۳۵، والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۴، الرقم: ۴۶۵۴، وابن هشام في السيرة النبوية، ۶ / ۸.

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۴ / ۳۱۸، الرقم: ۴۳۱۴، والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۱، الرقم: ۴۶۴۷، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۶.

يَجْتَرِي أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلَيَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی ؓ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۲۶/۱۴۹۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعُوثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ وَجَبْرِئِلُ عَنْكَ رَاضُونَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿ حضرت علیؑ کا اہل بیتِ رسول ﷺ میں سے ہونے کا بیان ﴾

۱۵۰/۲۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران، ۳۰: ۶۱] دَعَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ”آپ فرمادیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،

باب: من فضائل علي بن أبي طالب ؓ، ۱۸۷۱/۴، الرقم: ۲۴۰۴،

والترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب:

و من سورة آل عمران، ۲۲۵/۵، الرقم: ۲۹۹۹، و فی کتاب: المناقب

عن رسول اللہ ﷺ، باب: (۲۱)، ۶۳۸/۵، الرقم: ۳۷۲۴، و أحمد بن

حنبل فی المسند، ۱۸۵/۱، الرقم: ۱۶۰۸، والنسائی فی السنن

الكبرى، ۱۰۷/۵، الرقم: ۸۳۹۹، و الحاكم فی المستدرک، ۱۶۳/۳،

الرقم: ۴۷۱۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۳/۷، الرقم:

۲۸/۱۵۱۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ. فَجَاءَ لِحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَذْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَذْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ ﷺ فَأَذْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ۴/۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۰، الرقم: ۳۶۱۰۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۶۷۲، الرقم: ۱۱۴۹، و الحاكم في المستدرک، ۳/۱۵۹، الرقم: ۴۷۰۷، و البيهقي في السنن الكبرى، ۲/۱۴۹، وابن راهويه في المسند، ۳/۶۷۸، الرقم: ۱۲۷۱.

۱۵۲/۲۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): ”اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۳/۳۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسیر، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۲/۵، الرقم: ۳۲۰۶، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲۵۹/۳، وفي فضائل الصحابة، ۷۶۱/۲، الرقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، والحاكم فی المستدرک، ۱۷۲/۳، الرقم: ۴۷۴۸، و ابن أبی شعبة فی المصنف، ۳۸۸/۶، الرقم: ۳۲۲۷۲، و الشیبانی فی الأحاد و المثنائی، ۳۶۰/۵، الرقم: ۲۹۵۳، و عبد بن حمید فی المسند، ۳۶۷/۱، الرقم: ۱۲۲۲۳۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسیر، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، الرقم: ۳۲۰۵، و فی کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي، ۶۶۳/۵، الرقم: ۳۷۸۷، و أحمد بن حنبل فی —

نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ؑ فَجَلَّلَهُمْ بِكَسَاءٍ، وَ عَلِيٍّ ؑ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكَسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”پروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے“ نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کمرے میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اہلی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۴/۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خُمْسَةٍ:

المسند، ۶/۲۹۲، و فی فضائل الصحابة، ۲/۵۸۷، الرقم: ۹۹۴، و

الحاکم فی المستدرک، ۲/۴۵۱، الرقم: ۳۵۵۸، ۳/۱۵۸، الرقم:

۴۷۰۵، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳/۵۴، الرقم: ۲۶۶۸۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۳۸۰،

الرقم: ۳۴۵۶، و فی المعجم الصغير، ۱/۲۳۱، الرقم: ۳۷۵، وابن حبان

فی طبقات المحدثين بأصبهان، ۳/۳۸۴، والخطيب البغدادي فی

تاريخ بغداد، ۱۰/۲۷۸۔

فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمانِ خداوندی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے۔“ کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ بچپن کے حق میں نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کے حق میں۔“ اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

۱۵۵/۳۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔“ تو صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۶/۳۳۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمًا

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۷/۳، الرقم:

۲۶۴۱، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۶۸/۹.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۴۸/۲، الرقم:

۲۱۹۱، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۳۴۶/۱۰.

عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے، اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علیؓ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤- فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

١٥٧/٣٤. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب:
مناقب علي بن أبي طالب ؑ، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، والطبرانی فی
المعجم الكبير، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦.
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:
أخرجه الحاكم فی المستدرک، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانی فی
المعجم الكبير، ١٢/٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبي عاصم فی السنة:
٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدين الهندي فی كنز العمال، ١١/٦٠٨،
الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/٧٧، ١٤٤٤،
و الخطيب البغدادي فی تاريخ بغداد، ١٢/٣٤٣، و ابن كثير فی
البداية و النهاية، ٥/٤٥١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٠٨.
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.
أخرجه ابن أبي عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبي شعبة
فی المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:
أخرجه ابن أبي عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانی فی المعجم
الكبير، ٤/١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، —

شُعْبَةُ)..... عَنْ النَّبِيِّ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

مُيْمُونٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

”حضرت شعبہ رحمہ اللہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو طفیل

سے سنا کہ ابوسریجہ..... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما..... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، انہوں نے زید بن ارقم سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۳۵/۱۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ، فِي رَوَاةٍ طَوِيلَةٍ: إِنَّ عَلِيًّا مِني

۱/۲۲۹، الرقم: ۳۴۸.

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ اللَّاتِيَةِ:

أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَصْنَفِ، ۱۱/۲۲۵، الرقم: ۲۰۳۸۸، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ، ۱: ۷۱، وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، ۴۵/۱۴۳، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ: ۶۰۱، الرقم: ۱۳۵۳، وَابْنُ كَثِيرٍ فِي الْبَدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ، ۵/۴۵۷، وَحَسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ فِي كَنْزِ الْعَمَالِ، ۱۱/۶۰۲، الرقم: ۳۲۹۰۴.

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ اللَّاتِيَةِ:

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ۱۹/۲۵۲، الرقم: ۶۴۶، وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، ۴۵: ۱۷۷، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ۹/۱۰۶.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب:

مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۲، الرقم: ۳۷۱۲، وأحمد بن حنبل —

وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عمران بن حصین ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۹/۳۶. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدُوحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَعِترَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تُخْلِفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﷻ مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا

في المسند، ۱/۳۳۰، الرقم: ۳۰۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۷۳، الرقم: ۶۹۲۹، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۱۹، الرقم: ۴۵۷۹، والنسائی في السنن الكبرى، ۵/۱۳۲، الرقم: ۸۴۷۴، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۷۳، الرقم: ۳۲۱۲۱، وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۹۳، الرقم: ۳۵۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۸/۱۲۸، الرقم: ۲۶۵.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه النسائی في السنن الكبرى، ۵/۴۵، الرقم: ۸۱۴۸، الرقم: ۸۴۶۴، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۰۹، الرقم: ۴۵۷۶، والطبرانی في المعجم الكبير، ۵/۱۶۶، الرقم: ۴۹۶۹.

وَلِيَّهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔“ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اُسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اُس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۰/۳۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَ

الحديث رقم ۳۷: أخرجه النسائي في خصائص أمير المؤمنين على بن

أبي طالب رضی اللہ عنہ: ۸۸، ۳۴، ۳۳، الرقم: ۸۰، ۱۰، و النشاشي في المسند،

۱/۱۶۵، ۱۶۶، الرقم: ۱۰۶، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير،

۸۸/۴۵، والهندي في كنز العمال، ۱۵/۱۶۳، الرقم: ۳۶۴۹۶.

رَسُولُهُ، وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) فرمایا: علیؓ میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارونؓ موسیٰؓ کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور امام شاشی نے روایت کیا ہے۔

و فی رواية: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَلِيِّيَ وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ. (۱)

اور ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۱/۳۸. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنْتَ مِنِّي

(۱) أخرجه الهندي في كنز العمال، ۱۱/۶۰۸، الرقم: ۳۲۹۴۵، والعسقلاني في الإصابة، ۴/۳۲۸.

الحديث رقم ۳۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱/۴۵، الرقم: ۱۲۱، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالبؓ: ۳۲، ۳۳، الرقم: ۹۱.

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ:
لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتَّسَائِي فِي الْخَصَائِصِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علیؓ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوہ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

۳۹/۱۶۲۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مِنْ وَآلَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضائل

أصحاب رسول الله ﷺ، ۱/۸۸، الرقم: ۱۱۶.

کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠ / ١٦٣ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلَيْهِ، فَتَنَقَّصْتُه، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مُؤْلَاهُ فَعَلِيٌّ مُؤْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی، امام حاکم اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٧/٥، الرقم:

٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣٠/٥، الرقم: ٨٤٦٥،

والحاكم في المستدرک، ١١٠/٣، الرقم: ٤٥٧٨، وابن أبي شيبه في

المصنف، ٨٤/١٢، الرقم: ١٢١٨١.

١٦٤/٤١۔ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضي الله عنه وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خَيْمٍ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَحَطَبْنَا وَظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمَرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَآلَاهُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابَيْهَقِيُّ وَطَبْرَانِيُّ.

”حضرت ميمون ابو عبد اللہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضي الله عنه کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی..... جسے وادی خیم کہا جاتا تھا..... میں اترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآئحالیہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٢/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٣١/٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩٥/٥، الرقم: ٥٠٦٨.

١٦٥/٤٢۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خِمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”(خود) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٦/٤٣۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ ؓ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٢، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ٧/٤٤٨، الرقم: ٦٨٧٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة: ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤/١٧١، و الهندی في كنز العمال، ١٣/٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٦٥١١، ٣٢٩٥٠، و الهيتمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦٦، و النسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ؓ، الرقم: ٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٨، ٥٩٩، الرقم: ١٠٢١، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٠٥، الرقم: ٤٧٩، و البيهقي في —

ہوئے سنا: حضرت علیؑ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷/۴۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَوَايَةِ طَوِيلَةٍ: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٍّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عمرو بن ميمونؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علیؑ نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا،

السنن الكبرى، ۱۳۱/۵، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۶۰/۴۵، و الطبري في الرياض النضرة، ۱۲۷/۳، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۴/۹۔

الحديث رقم ۴۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۰/۱، الرقم: ۳۰۶۲، والحاكم في المستدرک، ۱۴۳/۳، الرقم: ۴۶۵۲، و ابن أبي عاصم في السنة، ۶۰۳/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹۔

اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ ﷺ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی ﷺ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦٨/٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّينَ شَهْرًا، وَهُوَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخُ بَخُ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتَّطَبَّرَانِي وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحجہ کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٤، وابن أبي شيبه في المصنف، ٧٨/١٢، الرقم: ١٢١٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٤/٣، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢٩٠/٨، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٧٦، ١٧٧، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٤٦٤، و الرازي في التفسير الكبير، ١١/١٣٩.

یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابن ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۶۹/۴۶۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُورِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكْتُ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٍّ؟ فَسَكْتُ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللَّهِ مَوْلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِينَ دِينَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّينَ دِينَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؓ، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبِلَدِكَ فَسَيَأْتِيكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

الحديث رقم ۴۶: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۶۴/۵، و ابن

عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ۲۳۳/۴۸، ۱۲۷/۶۹، ابن الاثیر فی

أسد الغابة، ۴۲۸، ۴۲۷/۶۔

”حضرت یزید بن عمر بن مرق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ انہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ انہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ انہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ انہوں نے پوچھا کہ علی کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ”بخدا! میں حضرت علی بن ابی طالب ؓ کا غلام ہوں۔“ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اس پر انہوں نے فرمایا: ”حضرت علی بن ابی طالب ؓ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابن ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اصافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۷۰/۴۷۔ عَنْ عَمْرِو ذِي مَرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۹۲/۵، الرقم:

۵۰۵۹، و النسائی في خصائص أمير المؤمنين علی بن ابی طالب ؓ:

۱۰۰، ۱۰۱، الرقم: ۹۶، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۱۷۰/۴، و

الهندي في كنز العمال، ۱۱/۶۰۹، الرقم: ۳۲۹۴۶، و الهيتمي في مجمع

الزوائد، ۹/۱۰۴، ۱۰۶۔

مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”عمر و ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اعانت کرے تو اُس کی اعانت فرما۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۱/۴۸۔ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ فِي رَوَايَةِ طَوِيلَةٍ: قَالَ: مَا بَالُ أَقْرَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي وَخُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، ذُرِّيَّةُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، وَإِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی

الحدیث رقم ۴۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۶/۱۶۳، ۱۶۲،

الرقم: ۶۰۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۲۸.

سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔..... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدید اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۲/۴۹۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ ﷻ، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ ﷻ، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ ﷻ. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایت علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔“ اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی، ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۲۹، الرقم: ۱۷۵۱، وابن عساكر في التاريخ دمشق الكبير، ۴۵: ۱۸۱، ۱۸۲، و الهندي في كنز العمال، ۱۱/۶۱۱، الرقم: ۳۲۹۵۸، الهيتمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۸، ۱۰۹، وقال: رواه الطبراني بإسنادين.

٥۔ فَصَلِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا

فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا ﷺ فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حب علی ﷺ حب مصطفیٰ ﷺ اور بغض علی ﷺ بغض

مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٥٠/١٧٣۔ عَنْ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ: وَبَرًّا

النَّسَمَةِ: إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت زر (بن حبیش) ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل

على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ٨٦/١، الرقم: ٧٨،

و ابن حبان في الصحيح، ٣٦٧/١٥، الرقم: ٦٩٢٤، والنسائي في

السنن الكبرى، ٤٧/٥، الرقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف،

٣٦٥/٦، الرقم: ٣٢٠٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٢٥٠/١، الرقم:

٢٩١، و البزار في المسند، ١٨٢/٢، الرقم: ٥٦٠، و ابن أبي عاصم في

السنة، ٥٩٨/٢، الرقم: ١٣٢٥.

۱۷۴/۵۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ الْأَمِيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقُرْنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵/۵۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علیؑ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۶/۵۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب ۵/۶۴۳، الرقم: ۳۷۳۶۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، و أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۶/۲۹۵۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۵/۶۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، و أبویعلی فی المسند، ۱۲/۳۶۲، الرقم: ۶۹۳۱ و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۳/۳۷۵، الرقم: ۸۸۶۔

يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی ؑ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔“ اسے امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۷/۵۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي: أَيْ سَبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ جدلی ؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۷۸/۵۵۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ

الحديث رقم ۵۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۱۳۳/۵، الرقم:

۸۴۷۶، أحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۳/۶، الرقم: ۲۶۷۹۱، والحاكم في

المستدرک، ۱۳۰/۳، الرقم: ۴۶۱۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۳۰/۹.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۲۱، ۱۲۲، الرقم: ۴۶۱۸.

فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ، أَذَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيًّا لَا ذِيئَتَهُ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی ؓ کو برا بھلا کہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۷۹/۵۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي، حَبِيبُ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللَّهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: صَحِيحُ.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۳۸، الرقم: ۴۶۴۰،
والدليمي في مسند الفردوس، ۵/۳۲۵، الرقم: ۸۳۲۵.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۷/۱۸۰۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ: طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵۸/۱۸۱۔ عَنْ سَلْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ: مُحِبُّكَ مُجِيبِي، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۴۵/۳، الرقم: ۴۶۵۷ وأبو يعلى في المسند، ۱۷۸-۱۷۹، الرقم: ۱۶۰۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۳۷/۲، الرقم: ۲۱۵۷.

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۳۹/۶، الرقم: ۶۰۹۷، والبزار في المسند، ۴۸۸/۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۱۶/۵، الرقم: ۸۳۰۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۲/۹.

”حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ

﴿ حضرت علیؑ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۱۸۲/۵۹۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸۳/۶۰۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتَ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أُخْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَّكْتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۶۳۷/۵، الرقم: ۳۷۲۳، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۶۳۴/۲، الرقم: ۱۰۸۱، وأبو نعيم فی حلیة الأولیاء، ۱/۶۴.

الحديث رقم ۶۰: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الأقضية، باب: کیف القضاء، ۳/۳۰۱، الرقم: ۳۵۸۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأحکام، باب: ذکر القضاة، ۲/۷۷۴، الرقم: ۲۳۱۰، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵/۱۱۶، الرقم: ۸۴۱۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۸۳، الرقم: ۶۳۶، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۱۰/۸۶.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۴/۶۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بِأَبْهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۸۵/۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْصَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ابواسحاقؑ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہؑ فرمایا کرتے تھے

الحديث رقم ۶۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۳۷، الرقم: ۴۶۳۷،

و الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۴، الرقم: ۱۰۶۔

الحديث رقم ۶۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۴۵، الرقم: ۴۶۵۶،

و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۳۳۸، والعسقلاني في فتح

الباري، ۸/۱۶۷۔

اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب ؑ ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۸۶/۶۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَاللَّهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيمَا نَزَلَتْ وَ أَتَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت علی ؑ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔“ اسے امام ابو نعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۷۔ فصل فی جامع صفاتہ و مناقبہ ﷺ

﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۱۸۷/۶۴۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيِّ اسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ. فَعَاظَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْإِنْسَانِ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدْأُوهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابو تراب کے نام سے بلایا

الحديث رقم ۶۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فی المسجد، ۱/۱۶۹، الرقم: ۴۳۰، وفی کتاب الاستئذان، باب: القائلة فی المسجد، ۵/۲۳۱۶، الرقم: ۵۹۲۴، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب، ۴/۱۸۷۴، الرقم: ۲۴۰۹، والحاکم فی المستدرک، ۱/۲۱۱، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۲/۴۴۶، الرقم: ۴۱۳۷.

جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ ﷺ کا نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۱۸۸/۶۵۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۶۵: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۳/۱۳۵۷، الرقم: ۳۴۹۹، و فی کتاب: المغازی، باب: غزوة خیبر، ۴/۱۵۴۲، الرقم: ۳۹۷۲، و فی کتاب: الجهاد و السیر، باب: ما قیل فی لواء النبی ﷺ، ۳/۱۰۸۶، الرقم: ۲۸۱۲، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۷۲، الرقم: ۲۴۰۷، و البیہقی فی السنن الکبریٰ، ۶/۳۶۲، الرقم: ۱۲۸۳۷۔

فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ، وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،
فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہ خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی ؓ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی ؓ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸۹/۶۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۰/۶۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَوَايَةِ طَوِيلَةٍ:

الحديث رقم ۶۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

علی، ۵/۶۴۱، الرقم: ۳۷۳۲، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۱۵۔

الحديث رقم ۶۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۳۳۰، الرقم: ۳۰۶۲۔

قَالَ وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابٍ عَلَيَّ فَقَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱/۶۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنَّهُ تَكُونُ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوْجُهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنَتُهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی

الحدیث رقم ۶۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ۲/۲۶، الرقم:

۴۷۹۷، وفي فضائل الصحابة، ۲/۵۶۷، الرقم: ۹۵۵، والهيثمي في

مجمع الزوائد، ۹/۱۲۰۔

اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر وادیئے مکران کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۹۲/۶۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ ؓ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخَضَّبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللَّهِ لَنُسَيِّرَنَّ عِثْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنَّ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكَلِكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ.

”حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ ؓ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔“ اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۵۶، الرقم:

۱۳۴۰، و البزار في المسند، ۳/۹۲، الرقم: ۸۷۱، والمقدسي في

الأحاديث المختارة، ۲/۲۱۳، الرقم: ۵۹۵.

١٩٣ / ٧٠. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سَلَمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٤ / ٧١. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلَيَّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٩٥ / ٧٢. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظَرُ إِلَيَّ وَجْهِ

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أحمد في المسند، ٢٦ / ٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠ / ٢٢٩، و الهندي في كنز العمال، الرقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، و السيوطي في جمع الجوامع، الرقم: ٤٢٧٣، ٤٢٧٤.

الحديث رقم ٧١: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، و أبونعیم في حلیۃ الأولیاء، ١ / ٦٣، و الھیثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١. الحديث رقم ٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣ / ١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، و الديلمي في

مسند الفردوس، ٤ / ٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥ عن معاذ بن جبل، و أبونعیم —

عَلِيِّ عِبَادَةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو کتنا عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۳/۱۹۶. عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ؓ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُذَرِكُهُ الْآخِرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ہبیرہ ؓ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پاسکیں گے، حضور نبی اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ ؐ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔“ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۴/۱۹۷. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُنِيَ عَلِيًّا ؓ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ.

فی حلیۃ الأولیاء، ۵۸/۵، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹، و قال الہیثمی، وثقہ ابن حبان و قال مستقیم الحدیث۔
الحدیث رقم ۷۳: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱۹۹/۱، الرقم: ۱۷۱۹، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۳۳۶، الرقم: ۲۱۵۵۔
الحدیث رقم ۷۴: أخرجه البزار فی المسند، ۴/۲۴۸، الرقم: ۱۴۱۷، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰۱/۹۔

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۹۸/۷۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلِيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر (اکٹھے) آئیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹/۷۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَأَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۳۵/۵، الرقم:

۴۸۸۰، والصغير، ۲۵۵/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۴/۹.

الحديث رقم ۷۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۶۳/۴، الرقم:

۱۶۵۱، و الديلمي في مسند الفردوس، ۳۰۳/۴، الرقم: ۶۸۸۸، و

الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۰/۹.

۷۷/۲۰۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبْقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيسَى، صَاحِبُ يَاسِينَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۸/۲۰۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِأَمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱/۹۳، الرقم:

۱۱۱۵۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۲۔

الحديث رقم ۷۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۲/۱۸، الرقم:

۱۲۳۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۱۔

٢٠٢ / ٧٩. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلَيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عکیم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٠٣ / ٨٠. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةٌ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی ؓ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی ؓ) کی محبت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٤ / ٨١. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطبرانی في المعجم الصغير، ٨٨/٢.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٣٤٨/٥، الرقم: ٥٥١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٥/٩.

الحديث رقم ٨١: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ١٠٦/١٠، رقم: ١٠٣٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٤/٩، والمنائوي في فيض

القدير، ٢١٥/٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١٧٤/١.

”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۲/۲۰۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلِيٌّ ﷺ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِكَ أَبُو تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو تُرَابٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت علیؓ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۳/۲۰۶۔ عَنْ جَابِرٍؓ: أَنَّ عَلِيًّاؓ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علیؓ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۸۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۳۷، الرقم: ۷۷۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۱.

الحديث رقم ۸۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۴، الرقم: ۳۲۱۳۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۴۷۸، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱/۴۳۸، الرقم: ۱۱۶۸، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲/۱۳۷، وابن هشام في السيرة النبوية، ۴/۳۰۶.

۲۰۷/۸۴۔ عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حَصِينٍ يَحْجُذُ النَّظْرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت طلیق بن محمد ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین ؓ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی ؓ کو ٹٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علی ؓ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۸/۸۵۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طُبَّتْ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی ؓ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔“ اس حدیث کو امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۸۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۱۰۹، الرقم:

۲۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۹.

الحديث رقم ۸۵: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۷۷.

۲۰۹/۸۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۰/۸۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاكَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر ؓ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی ؓ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی ؓ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکتا بھی عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۲۱۱/۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ لِعَلِيِّ: هَذَا جَبْرِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ ﷻ زَوَّجَكَ

لحدیث رقم ۸۶: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۴۴، الرقم: ۱۳۵۱۔
الحدیث رقم ۸۷: أخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ۴۲/۳۵۵،
و الزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ۱۴۔

الحدیث رقم ۸۸: أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة
فی مناقب العشرة، ۳/۱۴۶، وفي ذخائر العقبى في مناقب ذوی
القربى: ۷۲-۷۳۔

فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِجِكَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوبَى أَنْ ائْثِرِي عَلَيْهِمُ الدَّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدَّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُورُ الْعَيْنُ: يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ، فَهُمْ يَتَهَادُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِیُّ.

”حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی ؓ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین ؑ ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔“ اس کو محب الطبری نے روایت کیا ہے۔

البَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

﴿حسین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

١۔ فَصُلِّ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَ أَذَانِهِ فِي أُذُنَيْهِمَا وَ عَقِيقَتِهِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

٢١٢/١۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأضاحی، باب: الأذان فی أذن المولود، ٩٧/٤، الرقم: ١٥١٤، وأبوداؤد فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الصبی یولد فیؤذن فی أذنه، ٣٢٨/٤، الرقم: ٥١٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣٩١/٦.

۲/۲۱۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳/۲۱۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴/۲۱۵. عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةً، فَلَمَّا وُلِدَ حُسَيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ

الحديث رقم ۲: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: في العقيقة، ۱۰۷/۳، الرقم: ۲۸۴۱، و البيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۲/۹، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳۱۶/۱۱، الرقم: ۱۱۸۵۶.

الحديث رقم ۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ۱۶۵/۷، الرقم: ۴۲۱۹، و في السنن الكبرى، ۷۶/۳، الرقم: ۴۵۴۵.

الحديث رقم ۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۹/۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۸۴:۱، الرقم: ۴۹۸، و الحاكم في المستدرک، ۳۰۸/۴، الرقم: ۷۷۳۴.

قَالَ: إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُغَيَّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١٦/٥. عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتْ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتْ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُونَ شَبْرٍ وَشَبِيرٍ وَمُشَبَّرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١١٨/١، الرقم: ٩٣٥، والحاكم في المستدرک، ٣/١٨٠، الرقم: ٤٧٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤١٠، الرقم: ٦٩٨٥، والطبرانی في المعجم الكبير، ٩٦/٣، الرقم: ٢٧٧٣، ٢٧٧٤.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشمر کے نام پر رکھے ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۶/۲۱۷ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین (علیہ السلام) کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسین رکھا۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۴/۳۳۵، الرقم: ۷۹۸۱.

۲۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهَما عَلَيْهِما السَّلامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور
نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

۲۱۸/۷۔ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحَرَّمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن ابونعم ؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین ؓ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين ۳/۱۳۷۱، الرقم: ۳۵۴۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۸۵، الرقم: ۵۵۶۸، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۴۲۵، الرقم: ۶۹۶۹، والطیالسی فی المسند، ۱/۲۶۰، الرقم: ۱۹۲۷۔

۸/۲۱۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا
ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَ
الْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی نعمؓ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ
پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں
نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو
پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی
نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹/۲۲۰. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

الحديث رقم ۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب
الحسن والحسين، ۵/۶۵۷، الرقم: ۳۷۷۰، والنسائی فی السنن الكبرى،
۵/۵۰، الرقم: ۸۵۳۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۹۳، الرقم: ۵۶۷۵.
الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب:
فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ۴/۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي
شيبه فی المصنف، ۶/۳۷۰، الرقم: ۳۶۱۰۲، والحاكم فی المستدرک،
۳/۱۵۹، الرقم: ۴۷۰۵.

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَذْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَذْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَذْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاو کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۱/۱۰۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب، ۴/۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة آل عمران، ۵/۲۲۵، الرقم: ۲۹۹۹ و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، والحاکم في المستدرک، ۳/۱۶۳، الرقم: ۴۷۱۹.

الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ: ”آپ فرمادیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حسینؓ علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔“ اس حدیث کو امام مسلمؒ اور امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۲۲۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رِبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكَسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكَسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: و من سورة الأحزاب، ۵/۳۵۱، الرقم: ۳۲۰۵، و فی کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۱.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲/۲۲۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۲۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ بَنِي أُنثَى. فَإِنَّ غُصْبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا غُصْبَتُهُمْ، وَأَنَا أَبُوهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۳/۳، الرقم: ۲۶۶۳،

۳۰۸/۲۳، الرقم: ۶۹۶، و أبوالمحسن في معاصر المختصر، ۲: ۲۶۶.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۴/۳، الرقم: ۲۶۳۱.

فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵/۱۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَ نَسَبِي وَ كُلُّ وَلَدٍ أَبٍ فَإِنَّ غَضَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُمْ وَ غَضَبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۶/۱۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

الحديث رقم ۱۴: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۱۶۴/۶، الرقم: ۱۰۳۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۴/۷، الرقم: ۱۳۱۷۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۵۷/۶، الرقم: ۶۶۰۹، وفي المعجم الكبير، ۴۴/۳، الرقم: ۲۶۳۳.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۶۶/۳، الرقم: ۲۶۸۲، وفي المعجم الأوسط، ۲۹۸:۶، الرقم: ۶۴۶۲.

بَخِيرِ النَّاسِ أَبَا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ وَ
 جَدَّتُهُمَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَ
 أَبُوهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَ عَمَّتُهُمَا أُمُّ
 هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالَهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ
 وَ رُقِيَّةُ وَ أُمُّ كُلْثُومَ بِنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا فِي
 الْجَنَّةِ وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ
 خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا ثانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

۱۶/۲۲۷. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حَجَرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا أَشْمُهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ایوب انصاری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ حالانکہ میرے گلشنِ دنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اور انہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں بیان کیا ہے۔

۱۷/۲۲۸. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ وَفَدَ نَجْرَانَ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: مَا تَقُولُ فِي عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ: هُوَ رُوحُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ عَبْدُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ قَالُوا لَهُ: هَلْ لَكَ أَنْ تُلَاعِنَكَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ قَالَ: وَ ذَاكَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ رَئِيسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوا هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللَّهِ، لَئِنْ لَا عَنَتُمُوهُ لَيُخَسِفَنَّ أَحَدٌ صُلَيْتَ فَجَاءُوا فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُلَاعِنَكَ سُفَهَاؤُنَا، وَ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَعْفِينَا قَالَ: قَدْ

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴/۱۵۵، الرقم: ۳۹۹۰.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۴۹، الرقم: ۴۱۵۷.

أَغْفَيْتُكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظْلَمَ نَجْرَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس آدمی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی مضبوط سے مضبوط آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ

وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسین کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾

۲۲۹/۱۸۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی بن ابی طالب ؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۴۱، الرقم: ۳۷۳۳، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۷۷، الرقم: ۵۷۶، و فی فضائل الصحابة، ۲/۶۹۳، الرقم: ۱۱۸۵، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۴.

۲۳۰ / ۱۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ؓ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسَلَمٌ لِمَنْ سَأَلْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

و فی روایہ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَ سَلَمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد، ۵ / ۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۰، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضل الحسن والحسين، ۱ / ۵۲، الرقم: ۱۴۵، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۴۳۴، الرقم: ۶۹۷۷، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۷۸، الرقم: ۳۲۱۸۱، والحاكم فی المستدرک، ۳ / ۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۴، أحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۴۲۔

۲۰/۲۳۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۳۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبِّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ۵۱/۱، الرقم: ۱۴۳، و النسائي في السنن الكبرى، ۴۹/۵، الرقم: ۸۱۶۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۸/۲، الرقم: ۷۸۶۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۰۲/۵، الرقم: ۴۷۹۵.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵۰/۵، الرقم: ۸۱۷۰، و في فضائل الصحابة، ۲۰/۱، الرقم: ۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۴۸/۲، الرقم: ۸۸۷، والبزار في المسند، ۲۲۶/۵، الرقم: ۱۸۳۴.

٤۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کے

مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٣٣/٢٢۔ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَ

حُسَيْنًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣٤/٢٣۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ

لَا أُدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ

مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَى وَرُكْبَتَيْهِ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

الحسن والحسين، ٥/٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

الحسين والحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، وابن حبان فی

الصحيح، ١٥/٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧ والطبرانی فی المعجم الكبير،

٣/٣٩، الرقم: ٢٦١٨.

فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَاؤُ ابْنَتِي. اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاُحِبُّهُمَا وَ اُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.
وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۵/۲۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي ابْنَتِي فَيُشْمُهُمَا وَيُضْمُهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ۶۵۷/۵، الرقم: ۳۷۷۲، و أبو یعلیٰ فی المسند، ۲۷۴/۷، الرقم: ۴۲۹۴.

٢٣٦/٢٥۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو بريدہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ”بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔“ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٦٥٨/٥، الرقم: ٣٧٧٤، والنسائی فی السنن، کتاب: صلاة العیدین، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ١٩٢/٣، الرقم: ١٥٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣٤٥/٥، وابن حبان فی الصحيح، ٤٠٣/١٣، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢١٨/٣، الرقم: ٥٦١٠.

۲۳۷/۲۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطْلَتْهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ. قَالَ: ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن شداد ؓ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة، ۲/۲۲۹، الرقم: ۱۱۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۹۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۲۷۰، الرقم: ۷۱۰۷.

سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الہی واقع ہو گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳۸/۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْتِمُ هَذَا مَرَّةً وَيَلْتِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر امام حسن (علیہ السلام) اور دوسرے کندھے پر امام حسین (علیہ السلام) سوار تھے۔ آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۰/۲، الرقم: ۹۶۷۱، والحاكم في المستدرک، ۱۸۲/۳، الرقم: ۴۷۷۷.

۲۳۹/۲۸. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدُهُ الْآخَرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هَذَا ثُمَّ قَبَّلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰/۲۹. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَامَ فَرِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَمَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۳۲، الرقم: ۷۰۳، ۲۵۸۷، ۲۲/۲۷۴، الرقم: ۷۰۳.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۹، الرقم: ۳۲۱۸۶.

٢٤١ / ٣٠. عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ هُوَ يُؤْذِينِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت یزید بن ابوزیادؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢ / ٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: أَشْهَدُ لَخُرْجَانَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنِي؟ فَقَالَتْ: الْعَطَشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَنَةِ يَبْتَغِي فِيهَا مَاءً. وَكَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ إِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَةِ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَاوِلْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِذْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَطْغُو مَا يَسْكُتُ، فَأَذْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمْصُهُ حَتَّى هَذَا أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً، وَالْآخِرُ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ١١٦/٣، الرقم: ٢٨٤٧.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٥٠/٣، الرقم: ٢٦٥٦.

يَكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِكَ، فَسَكْنَا فَمَا سَمِعَ لَهُمَا صَوْتًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ ﷺ اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو انہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑ لیا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢ / ٢٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ارْقُ بِأَبِيكَ أَنْتَ عَيْنُ بَقَّةٍ. وَأَخَذَ بِإِصْبَعِيهِ فَرَقِي عَلَى عَاتِقِيهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرَحَبًا بِكَ ارْقُ بِأَبِيكَ أَنْتَ عَيْنُ الْبَقَّةِ وَأَخَذَ بِإِصْبَعِيهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِيهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣ / ٢٤٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَمَالِي لَا أَحِبُّهُمَا وَهُمَا رِيحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَارُ.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم: ٢٦٥٢.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٨٧، الرقم: ١٠٧٩.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۳۴ / ۲۴۵. عَنْ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيُّنَ ابْنَيْ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلَيَّ فَتَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَبَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمَرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيْ قَبْلِ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علیؓ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۔ فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

۳۵/۲۴۶۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۸۱/۳، الرقم: ۴۷۷۶۔

۳۶/۲۴۷. عَنْ سَلْمَانَ ۞ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أُدْخِلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی ۞ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۲۴۸. عَنْ سَلْمَانَ ۞، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أُدْخِلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُقِيمٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی ۞ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہوگا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۲۴۹. عَنْ عَلِيٍّ ۞، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُونَ، وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۰/۳، الرقم: ۲۶۵۵.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۰/۳، الرقم: ۲۶۵۵.

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۱/۳، الرقم: ۲۶۲۳.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ

﴿حسین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام﴾

۳۹/۲۵۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمرَ وَزَادَ: وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے
اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا
ہے کہ اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

۴۰/۲۵۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِلَيَّ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ
مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب
الحسن والحسين، ۶۵۶/۵، الرقم: ۳۷۶۸، وابن ماجه فی السنن، باب:
فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل علی بن ابی طالب، ۴۴/۱، الرقم:
۱۱۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۵۰/۵، الرقم: ۸۱۶۹، وابن حبان فی
الصحيح، ۴۱۲/۱۵، الرقم: ۶۹۵۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳،
الرقم: ۱۱۰۱۲، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۳۷۸/۶، الرقم: ۳۲۱۷۶.
الحديث رقم ۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۶۲۴/۲،
والتطبرانی فی المعجم الكبير، ۳۱۹/۱، الرقم: ۹۵۰.

”حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۲۵۲. عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمُحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علیؑ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

۴۲/۲۵۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ وَهَذَا النَّائِمُ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۴/۳، الرقم: ۴۷۲۳.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۱/۱، الرقم:

۷۹۲، والحاكم في المستدرک، ۱۴۷/۳، الرقم: ۴۶۶۴، والطبرانی في

المعجم الكبير، ۴۰۵:۲۲، الرقم: ۱۰۱۶.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۴۳/۲۵۴. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شَفَا الْعَرْشِ وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِكَ قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۲۵۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارِنِي، فَأَسْتَأْذَنَ اللَّهَ تعالى فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۱۰۸، الرقم: ۳۳۷

الحديث رقم ۴۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۴۶، الرقم:

۸۵۱۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۳۶، الرقم: ۲۰۶۰۴.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۵/۲۵۶۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَخَرَّتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَمِمَّة؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِي الْجَبَابِرَةِ وَنَمْرُودَ وَفِرْعَوْنَ فَأَسْكَتَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِينَ، لَا زَيْنَ رُكْنَيْكَ بِالْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيسُ الْعُرُوسُ فِي خَدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دوستوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرما تی ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا

﴿حسین کریمین کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۴۶/۲۵۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۲۵۸۔ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجَبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

الحديث رقم ۴۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان في المشي ۱۲۳۳/۳، الرقم: ۳۱۹۱، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ۲۳۵/۴، الرقم: ۴۷۳۷، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوذ به النبي ﷺ و ما عوذ به، ۱۱۶۴/۲، الرقم: ۳۵۲۵.

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ۶۶۲/۵، الرقم: ۳۷۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۲/۱، الرقم: ۱۲۰۵، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱۸۹/۱، الرقم: ۲۴۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۵/۶، الرقم: ۶۰۴۷.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُبَّاءَ، وَ أُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ ابْنَايَ وَ جَعْفَرُ وَ حَمْزَةُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ وَ حَذِيفَةُ وَ عَمَّارٌ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت مسیب بن نجبه ؓ حضرت علی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی ؓ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی ؓ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود ؓ۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۸/۲۵۹۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ۵/۶۶۰، الرقم: ۳۷۷۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۹۹، الرقم: ۷۷۴، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۴۳۰، الرقم: ۶۹۷۴، والطیالسی فی المسند، ۱/۹۱، الرقم: ۱۳۰۔

تھے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹/۲۶۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَ يَقُولُ: رِيحَانَتِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۶۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو

الحديث رقم ۴۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۹، ۱۵۰۰، الرقم: ۸۵۲۹، ۸۱۶۷.

الحديث رقم ۵۰: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۰، الرقم: ۸۱۷۰.

اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۲۶۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۲۶۳۔ عَنْ أَبِي الْمَعْدِلِ عَطِيَّةِ الطِّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسَّدَةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قَوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو معدل عطیہ طفاوی ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ۵۱: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۸/۲، الرقم: ۴۰۸۷، والحاكم في المستدرک، ۲۳۳/۳، الرقم: ۴۹۴۰۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۶/۶، الرقم: ۲۶۵۸۲۔

میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۲۶۴ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ هُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَ نِعْمَ الرَّائِكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو جعفر ؑ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۴/۲۶۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِحَنْبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَصِلُوا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۸۵.

الحديث رقم ۵۴: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۷/۶۵، الرقم:

۱۳۱۷۸، ۱۳۱۷۹.

خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حاضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۲۶۶. عَنْ عَلِيٍّ ؓ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَلَوْ نَا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی کو دیکھ لے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۵۶/۲۶۷. عَنْ أَبِي رَافِعٍ ؓ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَسَنِ وَحُسَيْنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثَهُمَا شَيْئًا فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثِبَاتِي وَسُودَدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُزَامَتِي وَجُودِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع ؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۹۵/۳، الرقم:

۲۷۵۹، ۲۷۶۸.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۲۲/۶.

اکرم ﷺ کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۲۶۸. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شِكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَقَالَتْ: تَوَرَّثَهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَيْئًا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُوْدُودِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۲۶۹. عَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ: وَ ذَلِكَ رَأَى النَّهَارِ يَقُولُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَوَمُّوا فَاطْلُبُوا ابْنَيَّ. قَالَ: وَ أَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تَجَاهَ وَجْهِهِ، وَ أَخَذْتُ نَحْوَ

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۴۲۳، الرقم: ۱۰۴۱.

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۶۵، الرقم: ۲۶۷۷.

النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفْحَ جَبَلٍ وَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُلتَزِقَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبُهُ، وَإِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنْبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شِبْهُ النَّارِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضُ الْأَحْجَرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ مَسَحَ وَجْهَهُمَا وَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”سلمان فارسی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اڑدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اڑدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکر گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۲۷۰. عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَ هُوَ يَقُولُ: نِعَمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَ نِعَمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۲/۳، الرقم: ۶۶۱.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۲۷۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَالْمُحِبُّونَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَفَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ

﴿ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾

١۔ فصل في مناقب أم المؤمنين خديجة بنت

خويلد رضي الله عنها

﴿ أم المؤمنين حضرت خديجة رضي الله عنها کے مناقب کا بیان ﴾

٢٧٢ / ١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

” حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو انہیں کفایت کر جاتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ١٣٨٨/٣، الرقم: ٣٦٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ١٨٨٨/٤، الرقم: ٢٤٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥٨/٦، الرقم: ٢٤٣٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٠٧/٧، الرقم: ١٤٥٧٤۔

۲۷۳/۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمَنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دئے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۴/۳. عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه: بَشِّرِ النَّبِيَّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۹، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۷/۴، الرقم: ۲۴۳۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۷.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۷/۴، الرقم: ۲۴۳۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۸.

”حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ ﷺ نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۵/۴۔ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيَمُ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۶/۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

الحديث رقم ۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ۱۳۸۸/۳، الرقم: ۳۶۰۴، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۶/۴، الرقم: ۲۴۳۰، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۹۔

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۱۰، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۷، و البيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۷/۷، الرقم: ۱۴۵۷۳۔

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَعَ
لِذَلِكَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَعِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ
مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمَرَاءِ الشَّدَقَيْنِ، هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ
خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ برانداز سے ہو گئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۲۷۷. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ
النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَ مَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ
خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةُ؟
فَيَقُولُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی

زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی عورتوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۷۸/۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ، وَإِنِّي لَمْ أَذْرِكُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ: أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيجَةَ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۸، الرقم: ۲۴۳۵، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۴۶۷، الرقم: ۷۰۰۶.

۲۷۹/۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۰/۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غُرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَ مَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۱/۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۹، الرقم: ۲۴۳۶، و الحاكم في المستدرک، ۳/ ۲۰۵، الرقم: ۴۸۵۵، و عبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۲۹، الرقم: ۱۴۷۵.

الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۹، الرقم: ۲۴۳۵.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۸، الرقم: ۲۴۳۵.

يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيَهَا إِلَى خَلَائِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲/۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل خديجة، ۷۰۲/۵، الرقم: ۳۸۷۸، وأحمد في المسند، ۱۳۵/۳، الرقم: ۱۲۴۱۴، وابن حبان في الصحيح، ۴۶۴/۱۵، الرقم: ۷۰۰۳، و الحاكم في المستدرک، ۱۷۱/۳، الرقم: ۴۷۴۵.

۱۲/۲۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ
 أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ
 الرَّبِيعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيجَةَ أَذْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى
 أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَ
 قَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا:
 نَعَمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخْلِيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ
 إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ:
 كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتُصَحِّبَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا.
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے
 اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابوالعاص کے
 فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ
 رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابوالعاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب
 رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرط غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر
 بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ
 دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔
 رسول اللہ ﷺ نے اس (ابوالعاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء
 الأسير بالمال، ۶۲/۳، الرقم: ۲۶۹۲، وأحمد في المسند، ۶/۲۷۶،
 الرقم: ۲۶۴۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴۲۸، الرقم:

گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یا حج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ نذیب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۴/۱۳۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عِنْدَهُ خَدِيجَةُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُقْرِئُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَ عَلَى جَبْرِيلَ السَّلَامُ، وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۵/۱۴۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ

أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ

الحديث رقم ۱۳: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۱۰۱/۶، الرقم:

۱۰۲۰۶، والحاكم في المستدرک، ۲۰۶/۳، الرقم: ۴۸۵۶۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۳/۱، الرقم:

۲۶۶۸، وابن حبان في الصحيح، ۴۷۰/۱۵، الرقم: ۷۰۱۰، والحاكم

في المستدرک، ۵۳۹/۲، الرقم: ۳۸۳۶۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ
 فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرِيَمُ ابْنَةُ
 عِمْرَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ.
 وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی
 اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟
 صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ
 نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ
 بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن
 ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد، امام ابن حبان اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم
 نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۲۸۶. عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ
 بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”امام ابن شہاب زہری ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں
 میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے
 بیان کیا ہے۔

۲۸۷/۱۶۔ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَصَدَّقَ بِرَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفَرَّضَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”امام ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

۲۸۸/۱۷۔ عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ خَدِيجَةَ بَنَ الْإِيمَانِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ إِلَى الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خدیجہ یمانی رحمہ اللہ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۵، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۴۹/۷، الرقم: ۱۰۹۹، و ابن عبد البر في التمهيد، ۵۱/۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۷/۲، والزهرى في الطبقات الكبرى، ۱۸/۸، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۲۰/۹.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۶، والمنائى في فيض القدير، ۴۳۱/۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۶/۲.

۱۸/۲۸۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيجَةَ أَتَنَّى عَلَيْهَا فَأُحْسِنَ الثَّنَاءَ. قَالَتْ: فَعِثْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشَّدَقِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ ﷻ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِي اللَّهُ ﷻ خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنْتُ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقْتَنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَسَّيْتُ بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ وَرَزَقَنِي اللَّهُ ﷻ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادُ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے: آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۷/۶، الرقم: ۲۴۹۰۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۳/۲۳، الرقم: ۲۲، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۸/۲، والعسقلاني في الإصابة، ۶۰۴/۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۷/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۴/۹.

۱۹/۲۹۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيجَةَ لَمْ يَكُنْ يَسَامُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَالِإِسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلْتَنِي الْغَيْرَةَ إِلَى أَنْ قُلْتُ قَدْ عَوَّضَكَ اللَّهُ مِنْ كَبِيرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَضِبَ غَضْبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُمَّ، إِنَّكَ إِنْ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَذْكَرْهَا بِسُوءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ وَاللَّهِ، لَقَدْ آمَنْتُ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقْتَنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ وَرَزَقْتَ مِنِّي الْوَلَدَ إِذْ حُرِمْتِيهِ مِنِّي، فَعَدَا بِهَا عَلَيَّ وَرَاحَ شَهْرًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۳/۲۳، الرقم:

۲۱، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۲/۲، والدولابي في الذرية

الطاهرة، ۳۱/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۴/۹.

میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔

۲۹۱/۲۰. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بِالشَّيْءِ يَقُولُ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيجَةَ، اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں بیان کیا ہے۔

۲۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ

أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۲۹۲/۲۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جَبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔“ اس حدیث کو امام بخاری، امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۳/۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب

النبي، باب: فضل عائشة، ۱۳۷۴/۳، الرقم: ۳۵۵۷، و مسلم في

الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ۱۸۹۵/۴،

الرقم: ۲۴۴۷، و الترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء

في تبليغ السلام، ۵/۵۵، الرقم: ۲۶۹۳.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب

النبي، باب: تزويج النبي عائشة، ۱۴۱۵/۳، الرقم: ۳۶۸۲، و في

كتاب: النكاح، باب: قول الله ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة —

أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ وَ يُقَالُ : هَذِهِ امْرَأَتُكَ ، فَاكْشَفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمُضِيهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۴/۲۳ . عَنْ أَبِي عُثْمَانَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عُمَرَو بْنَ الْكَعْبِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ : فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : عَائِشَةُ . قُلْتُ : مَنِ الرِّجَالِ ؟ قَالَ : أَبُو هَا . قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : عُمَرُ . فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكْتُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

النساء، ۱۹۶۹/۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴۱/۶، الرقم: ۲۴۱۸۸.

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة ذات السلاسل، ۱۵۸۴/۴، الرقم: ۴۱۰۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر، ۱۸۵۶/۴، الرقم: ۲۳۸۴، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل عائشة، ۷۰۶/۵، الرقم: ۳۸۸۵، وابن حبان في الصحيح، ۳۰۸/۱۵، الرقم: ۶۸۸۵.

”حضرت ابو عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۵/۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلُ وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم! یا رسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۲۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ۲۰۰۴/۵، الرقم: ۴۹۳۰، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۹۰/۴، الرقم: ۲۴۳۹، و ابن حبان في الصحيح، ۴۹/۱۶، الرقم: ۷۱۱۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶۱/۶، الرقم: ۲۴۳۶۳.

۲۵/۲۹۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرَضًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۶/۲۹۷. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتَبْطَاءً لِيَوْمَ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الوصال)

الحديث رقم ۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها و التحريض عليها، باب: قبول الهدية، ۲/ ۹۱۰، الرقم: ۲۴۳۵، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ۴/ ۱۸۹۱، الرقم: ۲۴۴۱، و النسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نساءه أكثر من بعض، ۷/ ۶۹، الرقم: ۳۹۵۱، و البيهقي في السنن الكبرى، ۶/ ۱۶۹، الرقم: ۱۱۷۲۳.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ۱/ ۴۸۶، الرقم: ۱۳۲۳، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ۴/ ۱۸۹۳، الرقم: ۲۴۴۳.

میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرانور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ کی روح مقدسہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷/۲۹۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبْشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسَاءُ فَأَقْدَرُوا قَدَرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کر لو کہ جوڑ کی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، ۵/۲۰۰۶، الرقم: ۴۹۳۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ۲/۶۰۸، الرقم: ۸۹۲، والنسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد و نظر النساء إلى ذلك، ۳/۱۹۵، الرقم: ۱۵۹۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۸۵، الرقم: ۲۴۵۹۶، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۷۹، الرقم: ۲۸۲.

۲۸/۲۹۹ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبَيْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْبِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ وَجْهِهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ: اسْتَأْذِنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينِيكَ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بَكْرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عَذْرُكَ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنْتَنِي عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًا مَنْسِيًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گنہگار نہ ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب:

ولولا إذ سمعتموه، ۴/ ۱۷۷۹، الرقم: ۴۴۷۶۔

٣٠٠ / ٢٩. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عروہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠١ / ٣٠. عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرْقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: وَ هَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَ هَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَ يَتَدَا فَعَانَ حَتَّى أَتَىا مَنْزِلَهُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قریش، ٣ / ١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام و استحباب إذن صاحب الطعام للتابع، ٣ / ١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥.

(بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲ / ۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جَبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خُرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ۷۰۴ / ۵، الرقم: ۳۸۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۶ / ۱۶، الرقم: ۷۰۹۴، وابن راهويه في المسند، ۶۴۹ / ۳، الرقم: ۱۲۳۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۴۰ / ۲،

٣٠٣ / ٣٢. عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پالیتے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٤ / ٣٣. عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث الرقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٧٠٥ / ٥، الرقم: ٣٨٨٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٧٩ / ٢، والمزي في تهذيب الكمال، ٤٢٣ / ١٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣٢ / ٢، والعسقلاني في الإصابة، ١٨ / ٨.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٧٠٥ / ٥، الرقم: ٣٨٨٤، والحاكم في المستدرک، ١٢ / ٤، الرقم: ٦٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٢ / ٢٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٩١ / ٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٨٧٦ / ٢، الرقم: ١٦٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤٣ / ٩، وقال: رجاله رجال الصحيح.

۳۰۵/۳۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَيُّ عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيكَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.....
لحديث. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

۳۰۶/۳۵. عَنْ ذُكْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ..... فَقَالَتْ: ائْذِنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَالأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتُ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكَ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ۳۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ۴/۲۷۴، الرقم: ۴۸۹۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۳۲۲.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۷۶، الرقم: ۲۴۹۶، و ابن حبان في الصحيح في الصحيح، ۱۶/۴۱، ۴۲، الرقم: ۷۱۰۸، و الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۲۱، الرقم: ۱۰۷۸۳، و أبو يعلى في المسند، ۵/۵۷۶۵، الرقم: ۲۶۴۸.

حَتَّىٰ يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَ أَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ
﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ فَكَانَ ذَلِكَ فِي سَبَبِكَ، وَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ
لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَ تَكٍ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ
جَاءَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلَّهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللَّهِ يُذَكَّرُ اللَّهُ
فِيهِ إِلَّا يُتْلَىٰ فِيهِ آثَاءَ اللَّيْلِ وَ آثَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ، وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُو يَعْلَىٰ.

”حضرت ذکوان جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں ان کو اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفسِ عصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواجِ مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور صحابہ کرام ؓ نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمم نازل فرمائی ”پس تیمم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔“ اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت

جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (سورۃ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی ب سری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۳۰۷/۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَيْكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ وَأَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جَبْرِيلُ علیہ السلام وَهُوَ يَقْرِئُكَ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَ دَخِيلٍ، فَنِعْمُ الصَّاحِبُ وَ نِعْمَ الدَّخِيلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے

الحديث رقم ۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۶۷۴، الرقم: ۲۴۵۰۶، ۲/۸۷۱، الرقم: ۱۶۳۵، و الحميدي في المسند، ۱/۱۳۳، الرقم: ۲۷۷، و أبونعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۶، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۲۰.

فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۰۸/۳۷. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم طَيِّبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ لِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا أَسْرَتْ وَمَا أَعْلَنْتَ فَضَحِكْتُ عَائِشَةَ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضَّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيْسُرُكَ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: وَاللَّهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمِّي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازرائے مزاح فرمایا) یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں یہاں تک کہ ان کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ

الحديث رقم ۳۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۴۸/۶، الرقم: ۷۱۱۱،
الحاكم في المستدرک، ۱۳/۴، الرقم: ۶۷۳۸، و ابن أبي شيبة في
المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۵، والديلمي في مسند الفردوس،
۴۹۸/۱، الرقم: ۲۰۳۲، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۴۵/۲، و
الهيثمی في مجمع الزوائد، ۲۴۳/۹.

لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۰۹. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَ أَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والیں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۳۱۰. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشَعْرِ، وَلَا فَرِيضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهِ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۵/۴، الرقم: ۶۷۴۸، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۸۵/۲، و العسقلانی فی تہذیب التہذیب، ۱۲/۴۶۳، و المزی فی تہذیب الکمال، ۳۵/۲۳۴، و ابن عبد البر فی الاستیعاب، ۱۸۸۳/۴، و العسقلانی فی الإصابة، ۱۸/۸.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۵/۲۷۶، الرقم: ۲۶۰۴۴، و العسقلانی فی تہذیب التہذیب، ۱۲/۴۶۳، و المزی فی تہذیب الکمال، ۳۵/۲۳۴، و ابن عبد البر فی الاستیعاب، ۱۸۸۳/۴، و العسقلانی فی الإصابة، ۱۸/۸.

٣١١/٤٠۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيْهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرَ مِنْ عِلْمِهِنَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس امت کی تمام عورتوں کے جن میں امہات المؤمنین بھی شامل ہوں علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١٢/٤١۔ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا رَأَيْتُ خَطِيْبًا قَطُّ أْبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت و فطانت (ذہانت) والا نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١٣/٤٢۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٤، الرقم: ٢٩٩، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٣٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣٣، و الخلال في السنة، ٢/٤٧٦، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣، و قال: رجال هذا الحديث ثقات.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٣، الرقم: ٢٩٨، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٠٢٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٤٩، ٥٠، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣٢.

بِالْقُرْآنِ وَلَا بِفَرِيضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِشَعْرٍ وَلَا بِحَدِيثِ الْعَرَبِ وَلَا
بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال و حرام، شعر، عربوں کی باتیں، اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ وَ كَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِينَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبْقٍ وَهِيَ
يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأُمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ
ذَلِكَ دِرْهَمٍ فَلَمَّا أُمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَتْ تَهَا
بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتَ مِمَّا قَسَمْتَ الْيَوْمَ أَنْ
تَشْتَرِيَ لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لَا تُعَفِّينِي، لَوْ كُنْتُ
ذَكَرْتَنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی!

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٧/٢، و هناد في
الزهد، ١/٣٣٧، ٣٣٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٨٧/٢، و
ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦٧/٨.

میرے لیے افطار کیلئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کر اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۱۵/۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَ أَسْمَاءَ وَ جُودُهُمَا مَخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَ أَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لَغَدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غریبوں اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کیلئے کوئی چیز نہیں بچا کر رکھتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

۳۱۶/۴۵۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةَ إِلَى عَائِشَةَ بِطُوقٍ مِنْ

الحديث رقم ۴۴: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۰۶، الرقم: ۲۸۶، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۵۸، ۵۹.

الحديث الرقم ۴۵: أخرجه هناد في الزهد، ۱/۳۳۷، الرقم: ۶۱۸، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۲۹.

ذَهَبَ فِيهِ جَوْهَرٌ قَوْمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.
رَوَاهُ هُنَادُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

”حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المؤمنین میں تقسیم فرما دیا۔“ اس حدیث کو امام ہناد اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۷/۴۶۔ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ.
وَعَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَى
أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

و فِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ
أُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَعَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسْبِّحُ وَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنْ اللَّهُ
عَلَيْنَا وَ قَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ وَ تَدْعُو وَ تَبْكِي وَ تُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى
مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ
كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَ تَبْكِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے سے ہوتی تھیں۔ اور قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۴۵۱/۲، الرقم:
۴۰۴۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۷۵/۲، الرقم: ۲۰۹۲، وابن أبي
عاصم في كتاب الزهد، ۱۶۴/۱، وابن الجوزي في صفوة الصفوة،

صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں ﴿فَمَنْ لِّلّٰهِ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السُّمُومِ﴾ اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہی ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

۳۔ فصلٌ فی مناقبِ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ حَفْصَةَ بِنْتِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۳۱۸/۴۷۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَدَرْتَنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَ كَانَتْ ابْنَةُ أَبِيهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولُ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزے سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں طلب بھی تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، حضرت حفصہ گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں: یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دوسرے دن اس کی قضاء کر لینا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ۳/۱۱۲، الرقم: ۷۳۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲۴۷، الرقم: ۳۲۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۶۳، الرقم: ۲۶۳۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۸/۱۰۱، الرقم: ۴۶۳۹، وابن راهويه في المسند، ۲/۳۵۳، الرقم: ۸۸۵.

٣١٩/٤٨۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةُ وَ عُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُونٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللَّهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شَيْعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ ﷺ: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ إِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ”آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٠/٤٩۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيلُ آتِنَا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ هِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٦/٤، الرقم: ٦٧٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٦٥/١٨، الرقم: ٩٣٤، و أبونعیم في حلیة الأولیاء، ٥٠/٢، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨٤: ٨، والعسقلانی في الإصابة، ٥٥٩/٥، الرقم: ٧٣٥٦، والحرث في المسند (زوائد الهیثمی)، ٩١٤/٢، الرقم: ١٠٠٠.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥٥/١، الرقم: ١٥١، والمقدسي في الأحادیث المختارة، ٩٤/٧، الرقم: ٢٥٠٧، والهیثمی في مجمع الزوائد، ٢٤٤/٩.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حصہ! ابھی ابھی جبرائیل ؑ میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الأوسط میں روایت کیا ہے۔

٤۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢١/٥٠۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أَنْبِئْتُ: أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ عِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّمُ اللَّهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جَبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا، معمر کے والد

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب:

علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب:

فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، و

مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة،

٤/١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، و البزار في المسند، ٧/٥٥، الرقم: ٢٦٠٢.

بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۲۲/۵۱۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ: إِنَّهُ لَيَسَّ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ لَكَ، وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبَعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کر لوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۲۳/۵۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتْ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلَيَّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنْحِي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنْحُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلَيَّ، وَفَاطِمَةُ،

الحديث رقم ۵۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ۱۰۸۳/۲، الرقم: ۱۴۶۰، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في المقام عند البكر، ۲/۲۴۰، الرقم: ۲۱۲۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۱۰، الرقم: ۴۲۱۰، والدارمي في السنن، ۲/۱۹۴، الرقم: ۲۲۱۰.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۰، الرقم: ۳۲۱۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۹۶، الرقم: ۲۶۵۸۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۳۹۳، الرقم: ۹۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۶.

وَ حَسَنٌ، وَ حُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَ أَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ
 فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَ قَبَّلَهُمَا وَ أَغْدَفَ
 عَلَيْهِمْ خَمِصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِلَيْكَ لَا اِلٰى النَّارِ، اَنَا، وَ اَهْلُ
 بَيْتِي، قَالَتْ: فَتَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَ اَنَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَ اَنْتِ.
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلا اجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ

بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٥٣/٣٢٤۔ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٣٢٥۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوْجَ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي

الحديث رقم ٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل السنن الراجعة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن، ٥٠٢/١، الرقم: ٧٢٨، و ابن خزيمة في الصحيح، ٢٠٣/٢، الرقم: ١١٨٧، و ابن راهويه في المسند، ٢٣٣/١، و أبو يعلى في المسند، ٤٤/١٣، الرقم: ٧١٢٤.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢٣٥/٢، الرقم: ٢١٠٨، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٣١٣/٦.

سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”امام زہری بیان کرتے ہیں کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۳۲۶. عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِينَةَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يُزِيدَ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِيَّةِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ دُونَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَعَيْتَ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ، وَ أَنْتَ امْرُؤٌ نَجِسٌ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَكَ بَعْدِي شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”امام زہری بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب مدینہ آیا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑا ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا

الحديث رقم ۵۵: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/۱۰۰،
والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۲۲۳، و ابن الجوزي في صفوة
الصوة، ۲/۴۶، والعسقلاني في الإصابة، ۷/۶۵۳.

لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تو ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ اس نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے کہا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو (یہ سن کر) اس نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہو گئی ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فصلٌ في مناقبِ أمِّ المؤمنينِ سَوْدَةَ بِنْتِ

زَمْعَةَ رضي الله عنها

﴿ أمِّ المؤمنينِ حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٧/٥٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْغِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها،

باب: هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، ١/١٨١، الرقم: ٢٤٥٣، وفي

كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، و أبو

داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء ٢/٢٤٣،

الرقم: ٢١٣٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣.

۵۷/۳۲۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مُسْلَاحِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرْتُ جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ۱۰۸۵/۲، الرقم: ۱۴۶۳، و ابن حبان في الصحيح، ۱۲/۱۰، الرقم: ۴۲۱۱، و النسائي في السنن الكبرى، ۳۰۱/۵، الرقم: ۸۹۳۴، و البيهقي في السنن الكبرى، ۷۴/۷، الرقم:

٧. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ

جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٩/٥٨. عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذَكَرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس ؓ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٠/٥٩. عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة و لو بشاة، ١٩٨٣/٥، الرقم: ٤٨٧٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ١٠٤٩/٢، الرقم: ١٤٢٨، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢٥٨/٧، الرقم: ١٤٢٧٧.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٢٧٠٠/٦، الرقم: ٦٩٨٥.

مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أُطْعِمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

۶۰/۳۳۱. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: زَوَّجَكُنْ أَهَالِيكُنَّ وَ زَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخر یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۳۳۲. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۶۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ۶/۲۶۹۹، الرقم: ۶۹۸۴، والنسائي في السنن الكبرى مختصراً، ۵/۲۹۱، الرقم: ۸۹۱۸.

الحديث رقم ۶۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زينب أم المؤمنين، ۴/۱۹۰۷، الرقم: ۲۴۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۵۰، الرقم: ۶۶۶۵.

أَسْرَعُكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيُّهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا
قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۲ / ۳۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَاتَّقَى اللَّهُ، وَاصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِدَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور

الحديث رقم ۶۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،

باب: في فضل عائشة، ۱۸۹۱ / ۴ الرقم: ۲۴۴۲، و البيهقي في السنن

الكبرى، ۲۹۹ / ۷، الرقم: ۱۴۵۲۶.

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۳/۳۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِعُمَرَ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَْاهَةٌ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْأَوَْاهَةُ؟ قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ”اواہہ“ ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اواہہ کا کیا مطلب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: خاشعہ (خشوع و خضوع کرنے والی)۔“ اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

٨۔ فَضْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ

الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كے مناقب کا بیان ﴾

٦٤/٣٣٥۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُخْتُهَا أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَأُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عَمَيْسٍ أُخْتُهِنَّ لِأُمِّهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا) ام المؤمنین میمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس ان کی اخیانی بہن ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣٥/٤، الرقم: ٦٨٠١، و
النسائي في السنن الكبرى، ١٠٣/٥، الرقم: ٨٣٨٧، و الطبراني في
المعجم الكبير، ٤١٥/١١، الرقم: ١٢١٧٨، و الهيثمي في مجمع
الزوائد، ٢٤٩/٩.

٩۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ

الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٦٥/٣٣٦۔ عَنْ جُوَيْرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ نے

الحديث رقم ٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: التسبيح أول النهار وعند النوم، ٢٠٩٠/٤، الرقم: ٢٧٢٦، و ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ١٢٥١/٢، الرقم: ٣٨٠٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٤٨/٦، الرقم: ٩٩٨٩، و ابن حبان في الصحيح، ١١٠/٣، الرقم:

عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِذَاذَ كَلِمَاتِهِ﴾ ”اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶۶/۳۳۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُويرية اسمها برة، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسمها جُويرية، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ برة. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے برہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ۱۶۸۷/۳، الرقم: ۲۱۴۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۶/۱، الرقم: ۲۹۰۲، و البيهقي في شعب الإيمان، ۴۲۴/۱، الرقم: ۶۰۴.

١٠. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ

حُيَّيِّ بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٣٨ / ٦٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٩ / ٦٨. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةُ: أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ١٩٥٦/٥، الرقم: ٤٧٩٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ١٠٤٥/٢، الرقم: ١٣٦٥، و عبد الرزاق في المصنف، ٢٦٩/٧، الرقم: ١٣١٠٧.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٧٠٩/٥، الرقم: ٣٨٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١٣٥/٣، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٢٦٨/١٠.

إِنَّكَ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكَ لَنَبِيٍّ وَإِنَّكَ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِيَ اللَّهَ يَا حَفْصَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ روپڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٩/٣٤٠. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيِّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَأَقُلْتُ: فَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونُ وَعَمِّي مُوسَى..... الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فضل أزواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ٧٠٨/٥، الرقم: ٣٨٩٢، والحاكم في المستدرک، ٣١/٤، الرقم: ٦٧٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٦/٨، الرقم: ٨٥٠٣، وفي المعجم الكبير، ٧٥/٢٤، الرقم: ١٩٦.

طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔“ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۰ / ۳۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةٌ مِنَ الصَّفِيِّ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ مالِ غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا ﷺ نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔“ اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الخراج و الأمانة و الفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ۱۵۲ / ۳، الرقم: ۲۹۹۴، و ابن حبان في الصحيح، ۱۱ / ۱۵۱، الرقم: ۴۸۲۲، و الحاكم في المستدرک، ۳ / ۴۲، الرقم: ۴۳۴۵، و البيهقي في السنن الكبرى، ۶ / ۳۰۴، الرقم: ۱۲۵۳۴.

الْبَابُ السَّادِسُ:

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿امام محمد مہدی عَلَيْهِ السَّلَامُ کے مناقب﴾

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہل بیت اطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

٣٤٢ / ١۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ

الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔“ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٣ / ٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِزَّتِي مَنْ وَلَدَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء فی

المهدي، ٥٠٥/٤، الرقم: ٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند،

٣٧٦/١، الرقم: ٣٥٧١، والبزار فی المسند، ٢٠٤/٥، الرقم: ١٨٠٣،

والحاكم فی المستدرک، ٤٨٨/٤، الرقم: ٨٣٦٤.

الحديث رقم ٢: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المهدي، ١٠٧/٤،

الرقم: ٤٢٨٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج

المهدي، ١٣٦٨/٢، الرقم: ٤٠٨٦، و الديلمي فی مسند الفردوس،

٢٢٣/٤، الرقم: ٦٦٧٠.

”ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۴۴ عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَ نَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؑ کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق رکھا جائے گا اور سیرت میں بھی آپ ﷺ سے مشابہ ہوگا۔ مگر صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علیؑ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۴/۳۴۵ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ۳: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب: المهدي، ۱۰۸/۴، الرقم: ۴۲۹۰.

الحديث رقم ۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۷/۲، الرقم: ۴۰۸۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۸۴/۱، الرقم: ۶۴۵، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۵۱۳/۷، الرقم: ۳۷۶۴۴، و البزار في المسند، ۲۴۳/۲، الرقم: ۶۴۴.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہوگا۔ یعنی اہل بیت میں سے، اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرمادے گا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/۳۴۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۔ فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

۶/۳۴۷۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجَبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُونَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجَبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثِيًّا وَلَا يَعْدُهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَ أَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہما تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی)

الحديث رقم ۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراف الساعة، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ۴/۲۲۳۴، الرقم: ۲۹۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۷، الرقم: ۱۴۴۴۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۷۵، الرقم: ۶۶۸۲.

ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نصرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷/۳۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدیؑ) خلیفہ ہو جائے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸/۳۴۹۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ

الحديث رقم ۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء فی المہدی، ۵۰۵/۴، الرقم: ۲۲۳۱، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳۷۶/۱، الرقم: ۳۵۷۱.

الحديث رقم ۸: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المہدی، ۱۰۷/۴، الرقم: ۴۲۸۳، وابن أبي شیبہ فی المصنف، ۵۱۳/۷، الرقم: ۳۷۶۴۸.

إِلَّا يَوْمَ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَذْلًا كَمَا مُلِثْتُ جَوْرًا.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔“ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۳۵۰/۹۔ عَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقْتَلُ كَنْزُكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچوں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵۱/۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُوشِكُ مَنْ

الحديث رقم ۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۷/۲ الرقم: ۴۰۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۷/۵، الرقم: ۲۲۴۴۱ والحكم في المستدرک ۵۱۰/۴، الرقم: ۸۴۳۲. الحديث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۱/۲.

عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًا حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونیکی حالت میں ملاقات کرے گا وہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۳۵۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ:
يَنْزِلُ بِأَمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمْ الْأَرْضُ الرَّحْبَةَ وَحَتَّى تُمَلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ ﷻ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذَرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا يَعِيشُ فِيهِمْ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ تَمْنَى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتِ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ ﷻ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کی قدرت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید بلاء پہلے نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائیگی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا۔ جہاں وہ ظلم کی فریاد لیکر جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہوں گے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کی تمنا کریں گے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۱۲/۳۵۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ؓ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اِثْنَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم ؓ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ وہ حق کی طرف رجوع کر لیں گے“ میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔“ اس حدیث کو امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

٣٥٤/١٣. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُولُ: بِسُنَّتِي، يُنْزِلُ اللَّهُ لَهُ لُقْطَرَةً مِنَ السَّمَاءِ، وَتُخْرِجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تُمَلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِينَ، وَيُنْزَلُ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہو گئے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٥٥/١٤. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هَذَنٍ. تَقُومُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ آلِافٍ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بُنْ خَيْلَانَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مَنْ وَلَدِي ابْنِ

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ١٥/٢، الرقم: ١٠٧٥.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ١٠١/٨، الرقم: ٧٤٩٥.

أَرْبَعِينَ سَنَةً كَانَ وَجْهُهُ كَوُكْبٍ دُرِّيٍّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدٌ عَلَيْهِ
عِبَاءَتَانِ قُفُوعَايَتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً
يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوزَ وَيَفْتَحُ مَدَائِنَ الشُّرَكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے
اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل
سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ
اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں
سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے
دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانے عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی
اسرائیل کا شخص، وہ بیس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین
کے شہروں کو فتح کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣۔ فصلٌ في أداءِ عيسى بنِ مريمَ عليهما السلام

صَلَاتُهُ وَرَأَاهُ ﷺ

﴿ حضرت عیسیٰ بن مریم ﷺ کا امام مہدی ﷺ کے پیچھے

نماز ادا کرنے کا بیان ﴾

٣٥٦/١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥٧/١٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول

عيسى بن مریم، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب:

الإيمان، باب: نزول عيسى بن مریم حاکماً بشریعة نبینا محمد ﷺ ١/

١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول

عيسى بن مریم حاکماً بشریعة نبینا محمد ﷺ ١/١٣٧، الرقم: ١٥٦،

وابن حبان فى الصحيح، ١٥/٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، والبيهقى فى السنن

الكبرى، ٩/١٨٠، وأبو عوانه فى المسند، ١/٩٩، الرقم: ٣١٧۔

ظَاهِرَيْنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالُ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةً لِلَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم عليه السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ عليه السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ عليه السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۳۵۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيُّ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَ جُلُوهُمْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة

الدجال، ۲/ ۱۳۶۱، الرقم: ۴۰۷۷۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَأَمَّا فِي الْحَدِيثِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ
فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيحُ بِهِ.

”حضرت ابو امامہ ؑ رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم ؑ اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ ؑ نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ ؑ امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔“

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو ”امامہم رجل صالح“ کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد امام مہدی ؑ ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵۹/۱۸۔ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ الَّذِي يُؤْمِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم ؑ کی امامت سرانجام دیں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ

قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دینے کا بیان﴾

۱۹/۳۶۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔“ اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰/۳۶۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ

الحديث رقم ۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۰/۳، الرقم:

۱۱۶۸۳، والحاکم في المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۴۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الحاکم في المستدرک، ۵۱۲/۴، الرقم: ۸۴۳۸۔

أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمْ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَحَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ ﷻ مِنْ عِزَّتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِذْرَارًا، يَعِيشُ فِيهَا سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتُ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ ﷻ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گزر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۱/۳۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ فِي

أُمِّي الْمَهْدِيُّ. إِنَّ قَصْرَ فَسْبَعٍ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتَسْعُ تُنْعَمُ أُمِّي فِيهَا نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلَا تَذْخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كَذُوسٍ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ، أُعْطِنِي فَيَقُولُ خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (ان کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حب ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۲۲/۳۶۳۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيُّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللَّهُ بِهِ الدِّينَ كَمَا فَتَحَ بِنَا، وَبِنَا يُنْقِذُونَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أَنْقَذُوا مِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُصْبِحُونَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ إِخْوَانًا فِي دِينِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا

ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (و فساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۳۶۴۔ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ ؓ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا. رَوَاهُ الْبُزَارُ وَقَالَ: الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

٥- فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ خَلِيفَةَ اللَّهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ

﴿ سيدنا امام مهدي عَلَيْهِ السَّلَامُ کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴾

٢٤/٣٦٥. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبَايَعُونَهُ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبَايَعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كُلِّبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَ ذَلِكَ بَعْثٌ كُلِّبٍ وَالْخَبِيَّةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةً كُلِّبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبِثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المهدي، ١٠٧/٤،
الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٦/٦، الرقم: ٢٦٧٣١،
والحاكم في المستدرک، ٤٧٨/٤، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شعبة في
المصنف، ٤٦٠/٧، الرقم: ٣٧٢٢٣.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں سے ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۳۶۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً،

الحديث رقم ۲۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ۱۰۶/۴،

الرقم: ۴۲۷۹.

كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَاماً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ،
قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔“ اس کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۳۶۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ”اللہ اکبر“ کہا اور شور برپا ہو گیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ فرمایا: میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: ابا جان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳۶۸/۲۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَابْنُ دَالٍ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۶۹/۲۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْيِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَيًّا لَا يَعْذُهُ عَدَا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا)۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/ ۴۷۸، الرقم: ۸۳۲۸، و

ابن أبي شيبه في المصنف، ۷/ ۴۶۰، الرقم: ۳۷۲۲۳.

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/ ۵۰۱، الرقم: ۸۴۰۰.

۳۷۰/۲۹۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاتُّوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ لَمُهْدِيٍّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۱/۳۰۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَتَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَايَاتُ سُودَ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَاتُّوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُهْدِيُّ. رَوَاهُ الدِّيْلَمِيُّ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے پس تم ان جھنڈوں کی طرف آؤ خواہ تمہیں برف پر لڑھک کر ہی کیوں نہ آنا پڑھے۔ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲/۳۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷۷،

الرقم: ۲۲۴۴۱، والحاكم في المستدرک، ۴/۵۴۷، الرقم: ۸۵۳۱.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۲۳،

الرقم: ۳۴۷۰.

الحديث رقم: ۳۱ أخرجه الديلمي في مسند الفردوس ، ۵/۵۱۰، الرقم:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ، فَيَأْتِي مُنَادٍ يُنَادِي: هَذَا الْمَهْدِيُّ
خَلِيفَةُ اللَّهِ فَاتَّبِعُوهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا پس
ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم
ان کی اتباع و پیروی کرو۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۶۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تُنْعَمُ فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں امتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں
حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

۳۷۳/۳۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ
نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيِّ: يَخْرُجُ
يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدُ الشَّاكِّ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟
قَالَ: سِنِينَ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِي، أَعْطِنِي أَعْطِنِي
قَالَ: فَيُحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد وقوعِ حوادث کے خیال سے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی ہوں گے جو پانچ سات یا نو تک حکومت کریں گے (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ۵۳،

۵۰۶/۴، الرقم: ۲۲۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۱/۳، الرقم:

خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۴ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيهِ نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضَ أَكْلَهَا لَا تَذْخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَذُوسٍ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُولُ: خُذْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۵ / ۳۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

الحديث رقم ۳۳: أخرجه ابن ماجه فى السنن كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ۱۳۶۶/۲، الرقم: ۴۰۸۳، والحاكم فى المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۵، وابن أبى شعبة فى المصنف، ۵۱۲/۷، الرقم: ۳۷۶۳۸. الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم فى المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۳.

يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صَحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا وَثَمَانِيًا يَغْنِي حَجَجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَوَافِقُ الذَّهَبِيِّ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور رامت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۳۵/۳۷۶ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَآتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَرْقُوهُ كَمَا تَزِفُّ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطَرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا، وَتُنْعَمُ أُمَّتِي فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ”نفس زکیہ“ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل

کردیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت و سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧- فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٣٧٧/٣٦. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوطِنُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَغْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی حکومت کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۸/۳۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَ تَخْرُجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا
و يُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تُعْظَمُ الْأُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ
ثَمَانِيًا يَغْنِي حِجَابًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُو نَعِيمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوطِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج

المهدي، ١٣٦٨/٢، الرقم: ٤٠٨٨، والبزار في المسند، ٩/٢٤٣، الرقم:

٣٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ٣١٨/٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ١٢٧/٢.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٦٠١/٤، الرقم: ٨٦٧٣،

والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ١٣٢/٢.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے خوب نوازے گا اور زمین بھی اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ مال کی بالکل ٹھیک تقسیم کرے گا اور (اس کے دور میں) مویشیوں کی بہتات ہوگی اور میری امت کی خوب تعظیم ہوگی وہ (اپنی خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے ”الحاوی للفتاویٰ“ میں بیان کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۷۹/۳۸۔ عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَقُومُ الْمَهْدِيُّ سَنَةً مَائَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَادٍ.

”حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام سن دو سو (۲۰۰ھ) میں ظاہر ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

۳۸۰/۳۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَنَّ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحَرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيهِ فَإِنَّهُ يَكُونُ فِي النَّاسِ شَرٌّ طَوِيلٌ، ثُمَّ يَزُولُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ، وَيَقُومُ الْمَهْدِيُّ فِي سَنَةِ مَائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالسُّيُوطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے

الحديث رقم ۳۸: أخرجه نعیم بن حماد في الفتن، ۳۳۲/۱، الرقم: ۹۵۳،
والسيوطي في الحاوی للفتاوی، ۱۴۴/۲.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أبو نعیم في الفتن، ۲۱۷/۱، الرقم: ۵۹۹،
والسيوطي في الحاوی للفتاوی، ۱۶۳/۲، ۱۶۴.

یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خبر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن چکانوے ہجری میں بکھر جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھوکا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شر پھیلے گا، پھر سن ستانوے یا ننانوے میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور پھر سن دو سو (۲۰۰ھ) میں امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام سیوطی کے ہیں۔

۳۸۱/۴۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: يَمْلِكُ الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِينَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی (علیہ السلام) سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔“ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۳۸۲/۴۱۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَمَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَمِيصُهُ وَسَيْفُهُ وَعَلَامَاتُ وَنُورٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُولُ: أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ أَيُّهَا النَّاسُ وَمَقَامُكُمْ بَيْنَ يَدَي رَبِّكُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ، وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ، وَأَمْرُكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيتُوا مَا

الحديث رقم ۴۰: أخرجه نعیم بن حماد فی الفتن، ۳۷۸/۱، الرقم: ۱۱۳۰، والسیوطی فی الحاوی للفتاوی، ۱۵۵/۲.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه نعیم بن حماد فی الفتن، ۳۴۵/۱، الرقم: ۹۹۹، والسیوطی فی الحاوی للفتاوی، ۱۴۴/۲، ۱۴۵.

أَمَات، وَتَكُونُوا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا
فَنَؤُهَا وَزَوَّالُهَا، وَآذَنْتُ بِإِنْصِرَامِ، فَإِنِّي أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ،
وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِخْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيُظْهَرُ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةِ
عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرِ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ،
رُهْبَانٍ بِاللَّيْلِ أَسَدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ،
وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّودُ
الْكُوفَةَ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُودَهُ فِي
الْأَفَاقِ، وَيُمِيتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى
يَدَيْهِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَادٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا عشا کے وقت مکہ میں
ظہور ہوگا اور اُن کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح بیان ہوگا۔ پس
آپ جب عشاء کی نماز ادا کر لیں گے با واز بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور
اس کے حضور تمہارے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے
مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں
اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور
اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے
کے مددگار ہو جاؤ اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے
شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ

اور اس کے رسول ﷺ اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کا کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس آپ ﷺ کا ظہور اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی ﷺ کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سر زمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذن بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔“ اس حدیث کو امام ابن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۳۸۳/۴۲۔ عَنْ حُذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنُ عَرَبِيٍّ، وَجِسْمُهُ جِسْمُ إِسْرَائِيلِيٍّ، عَلَيَّ خِدَهُ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوَكَبٌ ذُرِّيٌّ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خِلَافَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخریج

- ١- القرآن الحكيم۔
- ٢- آدمی، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (٥٥١-٦٣١ھ/١١٥٦-١٢٣٣ء)۔
الاحکام فی اصول الاحکام۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔
- ٣- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٤٤٦-٨٢٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔
- ٤- ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٤ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔
الزهد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ١٤٠٨ھ۔
- ٥- ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٤ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔
السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔
- ٦- ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١١٦٠-١٢٣٣ء)۔
أسد الغابة فی معرفة الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔
- ٧- ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١١٦٠-١٢٣٣ء)۔
الکامل فی التاریخ۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٩٤٩ء۔
- ٨- ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔
الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٤ھ۔
- ٩- ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٤ھ)۔ المنتقى من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیہ، ١٣١٨ھ/١٩٨٨ء۔

- ١٠- ابن جعد، أبو الحسن علي بن جعد بن عبيد هاشمي (١٣٣-٢٣٠هـ/٤٥٠-٨٣٥ع).
المسند- بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٣١٠هـ/١٩٩٠ع.
- ١١- ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ع). التحقيق في احاديث الخلاف، بيروت لبنان:
دار الكتب العلمية، ١٣١٥هـ.
- ١٢- ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ع). تذكرو الخواص- بيروت، لبنان: مؤسسة أهل
البيت، ١٣٠١هـ-١٩٨١م.
- ١٣- ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ع). صفوة الصفوة- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية،
١٣٠٩هـ/١٩٨٩ع.
- ١٤- ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ع). المنتظم في تاريخ الملوك والأمم- بيروت،
لبنان: دار صادر، ١٣٥٨هـ.
- ١٥- ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣هـ/٨٨٣-٩٦٥ع). الصحيح- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ع.
- ١٦- ابن حبان، عبد الله بن محمد بن جعفر بن محمد بن حبان أبو محمد الأنصاري (٢٤٣هـ-٣٦٩هـ). طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها- بيروت، لبنان:
مؤسسة الرسالة، ١٣١٢هـ-١٩٩٢ع.
- ١٧- ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣هـ-٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٣٣٩ع). الإصابة في تمييز الصحابة- بيروت، لبنان:
دار الجليل، ١٣١٢هـ/١٩٩٢ع.

- ١٨- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢ھ/١٣٤٢-١٣٣٩ء)- تهذيب التهذيب- بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٣٠٣ھ/١٩٨٣ء-
- ١٩- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢ھ/١٣٤٢-١٣٣٩ء)- فتح الباری- لاهور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٣٠١ھ/١٩٨١ء-
- ٢٠- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢ھ/١٣٤٢-١٣٣٩ء)- لسان المیزان- بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلی المطبوعات، ١٣٠٦ھ/١٩٨٦ء-
- ٢١- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢ھ/١٣٤٢-١٣٣٩ء)- المطالب العالیة- بيروت، لبنان: دارالمعرفة، ١٣٠٤ھ/١٩٤٨ء-
- ٢٢- ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٣-٤٥٦ھ/٩٩٣-١٠٦٣ء)- الاحکام فی اصول الاحکام- فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارة الترجمة والتعریف، ١٣٠٣ھ-
- ٢٣- ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (٣٨٣-٤٥٦ھ/٩٩٣-١٠٦٣ء)- المحلی- بيروت، لبنان: دار الآفاق الجدیة-
- ٢٤- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٣ء)- الصحیح- بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٤٠ء-
- ٢٥- ابن راهویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (١٦١-٢٣٤ھ/٤٤٨-٨٥١ء)- المسند- مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ١٣١٢ھ/١٩٩١ء-
- ٢٦- ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٤٣٦-٤٩٥ھ)- جامع

- العلوم و الحكم فى شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم- بيروت، لبنان: دارالمعرفة، ١٤٠٨هـ-
- ٢٧- ابن زيد، أبو اسماعيل حماد بن إسحاق بن اسماعيل (٢٦٤هـ)- تركة النبي ﷺ والسبل القبيح وجهها فيها- ١٤٠٢هـ-
- ٢٨- ابن سعد، أبو عبد الله محمد (١٢٨-٢٣٠هـ/٤٨٣-٤٨٥هـ)- الطبقات الكبرى- بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨هـ-
- ٢٩- ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٣٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١هـ)- الإستيعاب فى معرفة الأصحاب- بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣١٢هـ-
- ٣٠- ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٣٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١هـ)- التمهيد- مغرب (مراكش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامية، ١٣٨٤هـ-
- ٣١- ابن عساكر، أبو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشق (٣٩٩هـ-٥٤١هـ/١١٠٥-١١٤٦هـ)- تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساكر)- بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٣٢١هـ/٢٠٠١هـ-
- ٣٢- ابن عساكر، أبو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشق (٣٩٩هـ-٥٤١هـ/١١٠٥-١١٤٦هـ)- تهذيب تاريخ دمشق الكبير- بيروت، لبنان، دارالميسرة، ١٣٩٩هـ/١٩٤٩هـ-
- ٣٣- ابن قانع، عبد الباقي (٢٦٥-٣٥١هـ)- معجم الصحابة- مدينة منوره، مكتبة الغرباء الاثرية، ١٣١٨هـ-
- ٣٤- ابن قدامة، أبو محمد عبد الله بن احمد المقدسى (٦٢٠هـ)- المغنى فى فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيبانى- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ-
- ٣٥- ابن قيسراني، أبو الفضل محمد بن طاهر بن على بن احمد مقدسى (٣٢٨-٥٠٤هـ/٥٠٤هـ-٣٢٨هـ)

- ١٠٥٦-١١١٣هـ) - تذكرة الحفاظ - رياض، سعودي عرب: دار الصمعي، ١٣١٥هـ
- ٣٦ - ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٢هـ / ١٣٠١-١٣٤٣هـ) - البداية و النهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٩هـ / ١٩٩٨هـ -
- ٣٧ - ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٢هـ / ١٣٠١-١٣٤٣هـ) - تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب - مكة المكرمة، سعودي عرب: دار حراء، ١٤٠٦هـ -
- ٣٨ - ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٢هـ / ١٣٠١-١٣٤٣هـ) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٠هـ / ١٩٨٠هـ -
- ٣٩ - ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٤٣هـ / ٨٢٣-٨٨٤هـ) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٩هـ / ١٩٩٨هـ -
- ٤٠ - ابن مبارك، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزي (١١٨-١٨١هـ / ٤٣٦-٤٩٨هـ) - كتاب الزهد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٤١ - ابن الملقن، عمر بن علي بن الملقن الأنصاري (٤٢٣-٨٠٢هـ) - خلاصة البدر المنير في تخریج كتاب الشرح الكبير للرافعي - الرياض، سعودي عرب: مكتبة الرشد، ١٤١٠هـ -
- ٤٢ - ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (٣١٠-٣٩٥هـ / ٩٢٢-١٠٠٥هـ) - الإيمان - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٦هـ -
- ٤٣ - ابن حجر يثمتي - ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علي بن محمد بن علي بن حجر (٩٠٩-٩٤٣هـ / ١٥٠٣-١٥٦٦هـ) - الصواعق المحرقة - قاهره، مصر: مكتبة القاهرة، ١٣٨٥هـ / ١٩٦٥هـ -
- ٤٤ - ابن هشام، ابو محمد عبد الملك حميري (٢١٣هـ / ٨٢٨هـ) - السيرة النبوية - بيروت، لبنان: دار الخليل، ١٣١١هـ -

- ٤٥ - ابو داؤد، سليمان بن اشعث سجستاني (٢٠٢-٢٤٥هـ / ٨١٤-٨٨٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٣هـ / ١٩٩٣ء -
- ٤٦ - ابوسعود، محمد بن محمد عمادي (٨٩٨-٩٨٢هـ / ١٣٩٣-١٥٤٥ء) - إرشاد العقل السليم الى مزايا القرآن الكريم (تفسير ابي سعود) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
- ٤٧ - ابو علاء مبارك پوري، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم (١٢٨٣-١٣٥٣هـ) - تحفة الأحوذى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٤٨ - ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيساپوري (٢٣٠-٣١٦هـ / ٨٢٥-٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ء -
- ٤٩ - ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصهباني (٣٣٦-٤٣٠هـ / ٩٣٨-١٠٣٨ء) - حلية الأولياء و طبقات الأصفياء - بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٠هـ / ١٩٨٠ء -
- ٥٠ - أبو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصهباني (٣٣٦-٤٣٠هـ / ٩٣٨-١٠٣٨ء) - المسند المستخرج على صحيح مسلم - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٩٦ء -
- ٥١ - ابو يعلى، احمد بن علي بن ثني بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلي تميمي (٢١٠-٣٠٤هـ / ٨٢٥-٩١٩ء) - المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٢هـ / ١٩٨٣ء -
- ٥٢ - ابو يعلى، احمد بن علي بن ثني بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلي تميمي (٢١٠-٣٠٤هـ / ٨٢٥-٩١٩ء) - المعجم - فيصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثرية، ١٤٠٤هـ -
- ٥٣ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣-٢٤١هـ / ٨٠٠-٨٥٥ء) - فضائل الصحابة - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة -
- ٥٤ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣-٢٤١هـ / ٨٠٠-٨٥٥ء) - المسند - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ / ١٩٤٨ء -

٥٥. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، الجامع الصحيح مسند الإمام الرابع بن حبیب - بیروت، لبنان، دارالحکمة، ١٤١٥ھ -
٥٦. إسماعیلی، ابو بکر احمد بن ابراهيم بن اسماعیل اسماعیلی، معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي - مدينة منوره، سعودی عرب، مكتبة العلم والحكم، ١٤١٠ھ -
- اندلسی، عمر بن علی بن أحمد الوادياشي (٢٣٣-٨٠٢ھ) - تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج - مكة المكرمة، سعودی عرب: دارحراء، ١٤٠٦ھ -
٥٧. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهيم بن مغیره (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء) - الأدب المفرد - بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء -
٥٨. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهيم بن مغیره (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء) - التاريخ الكبير - بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
٥٩. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهيم بن مغیره (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء) - الجامع الصحيح - بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء -
٦٠. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/٨٢٥-٩٠٥ء) - المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ -
٦١. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٣٣٦-٥١٦ھ/١٠٣٣-١١٢٢ء) - شرح السنة - بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء -
٦٢. بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد الله بن موسیٰ (٣٨٣-٤٥٨ھ/٩٩٣-١٠٦٦ء) - الإعتقاد - بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ١٤٠١ھ -
٦٣. بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد الله بن موسیٰ (٣٨٣-٤٥٨ھ/٩٩٣-١٠٦٦ء) - السنن الصغرى - مدينة منوره، سعودی عرب: مكتبة الدار، ١٤١٠ھ/

١٩٨٩ء-

٦٤- تيمقي، ابوبكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٢٥٨هـ/٩٩٣ء-

١٠٦٦ء)- السنن الكبرى- مكة المكرمة، سعودي عرب: مكتبة دار الباز،

١٣١٣هـ/١٩٩٣ء-

٦٥- تيمقي، ابوبكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٢٥٨هـ/٩٩٣ء-

١٠٦٦ء)- السنن الكبرى- مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة الدار، ١٣١٠هـ/

١٩٨٩ء-

٦٦- تيمقي، ابوبكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٢٥٨هـ/٩٩٣ء-

١٠٦٦ء)- شعب الإيمان- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٠هـ/١٩٩٠ء

٦٧- ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٤٩هـ/

٨٢٥-٨٩٢ء)- السنن- بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامي، ١٩٩٨ء-

٦٨- حارث، ابن أبي اسامة (١٨٦-٢٨٢هـ)- بغية الباحث عن زوائد مسند

الحارث- مدينة منوره، سعودي عرب: مركز خدمة السنة و السيرة النبوية،

١٣١٣هـ/١٩٩٢ء-

٦٩- حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٢٠٥هـ/٩٣٣-١٠١٣ء)-

المستدرک على الصحيحين- بيروت- لبنان: دار الكتب العلمية،

١٣١١هـ/١٩٩٠ء-

٧٠- حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٢٠٥هـ/٩٣٣-١٠١٣ء)-

المستدرک على الصحيحين- مكة، سعودي عرب: دار الباز للنشر والتوزيع-

٧١- حسام الدين هندي، علاء الدين علي متقي (م ٩٤٥هـ)- كنز العمال- بيروت،

لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩/١٩٤٩-

٧٢- حسيني، ابراهيم بن محمد (١٠٥٣-١١٢٠هـ)- البيان و التعريف- بيروت، لبنان:

- دار الكتب العربي، ١٢٠١هـ -
- ٧٣- حكيم ترمذی، ابو عبد الله محمد بن علی بن حسن بن بشیر- نوادر الأصول فی احادیث الرسول- بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٩٩٢ء -
- ٧٤- حلبي، علی بن برهان الدین (١٢٠٣هـ) - السيرة الحلبية، بیروت، لبنان، دار المعرفه، ١٢٠٠هـ -
- ٧٥- حلبي، ابراهيم بن محمد بن سبط ابن العجمي الطرابلسي (٤٥٣-٨٣١هـ) - الكشف الحثيث رمي يوضع الحديث - بیروت، لبنان: مكتبة النهضة العربية، ١٢٠٤هـ - ١٩٨٤ -
- ٧٦- حمیدی، ابو بكر عبد الله بن زبير (م ٢١٩هـ / ٨٣٣ء) - المسند - بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية + قاهره، مصر: مكتبة المثنى -
- ٧٧- خطيب بغدادی، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-٣٦٣هـ / ١٠٠٢-١٠٤١ء) - تاريخ بغداد - بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٧٨- خطيب بغدادی، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-٣٦٣هـ / ١٠٠٢-١٠٤١ء) - الكفاية في علم الرواية - مدينه منوره، سعودي عرب: المكتبة العلمية -
- ٧٩- خطيب بغدادی، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-٣٦٣هـ / ١٠٠٢-١٠٤١ء) - موضح أوهام الجمع والتفريق - بیروت، لبنان: دار المعرفة ١٢٠٤هـ -
- ٨٠- خلال، احمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال، أبو بكر (٣٣٣-٣١١هـ) - السنة - ریاض، سعودي عرب: ١٢١٠هـ
- ٨١- دارمی، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ / ٤٩٤-٨٦٩ء) - السنن -

- بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٣٠٤هـ.
- ٨٢- دارقطني، أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥هـ/٩١٨-٩٩٥ع)- السنن- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ/١٩٦٦ع
- ٨٣- ويلمي، ابوشجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه بن فناخسروهمذاني (٣٣٥-٥٠٩هـ/١٠٥٣-١١١٥ع)- الفردوس بمأثور الخطاب- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ع-
- ٨٤- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ)- ميزان الاعتدال في نقد الرجال- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ع-
- ٨٥- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ)- سير أعلام النبلاء- بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ-
- ٨٦- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ)- تذكرة الحفاظ- روياني، ابوبكر في بن هارون (م ٣٠٤هـ)- المسند- القاهرة، مصر: مؤسسة قرطبة، ١٣١٦هـ-
- ٨٨- زحري، ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨هـ)- مختصر كتاب الموافقة بين أهل البيت والصحابه- بيروت، لبنان: دار الكتب الحكومية-
- ٨٩- زيلعي، ابو محمد عبد الله بن يوسف خفي (م ٦٢٢هـ)- نصب الراية لأحاديث الهداية- مصر، دار الحديث، ١٣٥٤هـ-
- ٩٠- رازي، محمد بن عمر بن حسن بن حسين بن علي تيمي (٥٣٣-٦٠٦هـ/١١٣٩-١٢١٠ع)- التفسير الكبير- تهران، ايران: دار الكتب العلمية-
- ٩١- سخاوي، شمس الدين محمد بن عبد الرحمن (٨٣١-٩٠٢هـ)- استجلاب ارتقاء الفرق بحب أقربا الرسول وذوى الشرف- مكتبة الملك، رياض، سعودي عرب: فهد الوطنية، ١٣٢١هـ

- ۹۲۔ سعید بن منصور، ابوعثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)، السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمی، ۱۴۱۴ھ۔
- ۹۳۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الإیتقان فی علوم القرآن۔ مطبعہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔
- ۹۴۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تاریخ الخلفاء۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔
- ۹۵۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۹۶۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الحاوی للفتاویٰ۔ مصر: مطبعۃ السعاده، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء۔
- ۹۷۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔
- ۹۸۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ لباب النقول فی اسباب النزول۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحکمی، ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء۔
- ۹۹۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۰۰. شاشی، ابوسعید یشتم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔
۱۰۱. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰ھ-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ
۱۰۲. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰ھ-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ السنن المأثورة۔ بیروت لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۶ھ۔
۱۰۳. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)۔ در السحابة فی مناقب القزابة والصحابۃ۔ لاہور، پاکستان: مکتبہ، سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ-۱۹۸۴م۔
۱۰۴. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقى الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔
۱۰۵. شبانی، محمد بن حسن (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ الموطأ۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔
۱۰۶. شبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد و المثنیٰ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الراية، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
۱۰۷. صیداوی، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵-۴۰۲)۔ معجم الشيوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔
۱۰۸. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرقان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۵۔
۱۰۹. طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشاميين۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

١١٠. طبرانی، سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ع۔
١١١. طبرانی، سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)۔ المعجم الصغير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣هـ/١٩٨٣ع۔
١١٢. طبرانی، سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديث۔
١١٣. طبرانی، سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مكتبة ابن تیمیہ۔
١١٤. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ع)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٤ھ۔
١١٥. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ع)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ع۔
١١٦. طبری، ابو عباس احمد بن محمد، (٦٩٣ھ)۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی۔ دار الکتب العصریہ۔
١١٧. طبری، ابو عباس احمد بن محمد، (٦٩٣ھ)۔ الرياض النضرة۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ع۔
١١٨. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١هـ/٨٥٣-٩٣٣ع)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔
١١٩. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١هـ/٨٥٣-٩٣٣ع)۔ مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔
١٢٠. طیلسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣-٢٠٣هـ/٤٥١-٨١٩ع)۔ المسند

بيروت، لبنان: دار المعرفة.

- ١٢١- عبد الله بن أحمد بن حنبل (٢١٣-٢٩٠هـ) - السنة - دمام: دار ابن قيم، ١٤٠٦هـ
- ١٢٢- عبد بن حميد، أبو محمد بن نصر الكشي (م ٢٣٩هـ/٨٦٣ع) - المسند - القاهرة، مصر: مكتبة السنة، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ع.
- ١٢٣- عبدالرزاق، أبو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١هـ/٤٣٣-٨٢٦ع) - المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣هـ.
- ١٢٤- عجلوني، أبو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراجي (١٠٨٤-١١٦٢هـ/١٦٤٦-١٧٤٩ع) - كشف الخفا و مزيل الألباس - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ.
- ١٢٥- عظيم آبادي، أبو الطيب محمد شمس الحق - عون المعبود شرح سنن أبي داود - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٥هـ.
- ١٢٦- قرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (٢٨٣-٣٨٠هـ/٨٩٤-٩٩٠ع) - الجامع لأحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي.
- ١٢٧- قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في اخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٤ع.
- ١٢٨- قضاي، أبو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (م ٢٥٣هـ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٤هـ.
- ١٢٩- كناني، أحمد بن أبي بكر بن اسماعيل (٤٦٢-٨٣٠هـ) - مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان، دار العربية، ١٤٠٣هـ.
- ١٣٠- الالكائي، أبو قاسم هبة الله بن حسن بن منصور (٣١٨هـ) - شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة - رياض،

- سعودی عرب، دار طيبة، ١٤٠٢هـ -
- ١٣١ - مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصمعی (٩٣-١٤٩هـ/ ١٢-٤٩٥هـ) - الموطأ - بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٥ء -
- ١٣٢ - مروزی، ابو عبد الله محمد بن نصر بن الحجاج (٢٠٢-٢٩٣هـ) - تعظیم قدر الصلوة - مدینه منوره، سعودی عرب: مکتبة الدار، ١٤٠٦هـ -
- ١٣٣ - مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد الله (٢٠٢-٢٩٣هـ) - السنة - بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٤٠٨هـ -
- ١٣٤ - معمر بن راشد الأزدي (١٥١هـ) - الجامع - بیروت، لبنان: المکتب الإسلامی، ١٤٠٣هـ -
- ١٣٥ - نعیم بن حماد، (م ٢٨٨هـ) - الفتن - قاهره، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٤٠٨هـ -
- ١٣٦ - مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملك بن یوسف بن علی (٦٥٣-٤٣٢هـ/ ١٢٥٦-١٣٣١هـ) - تهذیب الکمال - بیروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠ء -
- ١٣٧ - مسلم، ابن الحجاج قشیری (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-٨٤٥هـ) - الصحيح - بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی -
- ١٣٨ - مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ٦٣٣هـ) - الأحادیث المختارة - مکة مکرمه، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیه، ١٤١٠هـ/ ١٩٩٠ء -
- ١٣٩ - مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ٦٣٣هـ) - الأحادیث المختارة - فضائل بیت المقدس - شام: دار الفکر، ١٤٠٥هـ -
- ١٤٠ - مقرئ، ابو بکر محمد بن ابراهیم (٢٨٥-٣٨١هـ) - الرخصة فی تقبیل

اليد۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

- ۱۴۱۔ مقرئ، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱-۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔
- ۱۴۲۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۳۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ۱۴۳۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب و الترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۴۴۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؑ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ-۱۹۸۷م۔
- ۱۴۵۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
- ۱۴۶۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۱۴۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۴۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل اليوم و الليلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۱۴۹۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرّی بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحيح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

١٥٠. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرّی بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعه بن حزام (٦٣١-٦٤٤ھ/١٢٣٣-١٢٤٨ء)۔ تهذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔
١٥١. ہناد، ہناد بن سری کوفی (١٥٢-٢٢٣ھ)۔ الزهد۔ کویت: دار الخلفاء للكتاب الإسلامی، ١٤٠٦ھ۔
١٥٢. یثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٤٣٥-٨٠٤ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔
١٥٣. یثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٤٣٥-٨٠٤ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ

جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٩/٥٨. عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذَكَرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس ؓ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٠/٥٩. عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة و لو بشاة، ٥/١٩٨٣، الرقم: ٤٨٧٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ٢/١٠٤٩، الرقم: ١٤٢٨، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٥٨، الرقم: ١٤٢٧٧.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٥.